صوبائی اسمبلی خیبرپختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 19 جولائی 2019ء بمطابق 15 ذیقعد 1440 ہجری صبح دس بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب مسند نشین، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ O یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ O ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا انْفَضُّوْۤا اِلَیْهَا وَتَرَكُوْكَ قَآئِمًا O قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ O وَاللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۔

(ترجمہ): اِن سے کہو، "جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تو تمہیں آ کر رہے گی پھر تم اس کے سامنے پیش کیے جاؤ گے جو پوشیدہ و ظاہر کا جاننے والا ہے، اور وہ تمہیں بتا دے گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو، جب پکارا جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہو، شاید کہ

تمہیں فلاح نصیب ہو جائے۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیا ان سے کہو، جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب مسند نشین: میڈم، اگر پہلے کوئسچنز آور لے لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ایک دو باتیں کرنا چاہتی ہوں۔

جناب مسند نشین: پھر کوئی اور بات کرنا چاہے گا اور بات لمبی ہو جائے گی۔

جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت): میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب مسند نشین: میں ایک پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں، آپ Decide کر لیں کہ کون لینا چاہے گا؟ وہ دیکھیں پیچھے سے وقار خان، (مداخلت) آپ ایک پوائنٹ آف آرڈر لے لیں۔

Ms. Nighat Yasmin Orakzai: Thank you very much.

جناب مسند نشین: یہ ہماری بڑی بہن ہیں، سینیئر ہیں جی۔

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، تھینک یو جناب سپیکر، آپ کا بہت شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! آج کل جو حالات چل رہے ہیں، اس میں میں یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ مردان اور باقی اضلاع میں بھی جہاں پہ ماربل کی فیکٹریاں ہیں وہ ساری بند ہو چکی ہیں اور ہزاروں لوگ بیروزگار ہو چکے ہیں، بے گھر ہو چکے ہیں، ان کے چولہے بند ہو چکے ہیں، جناب سپیکر صاحب! پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں زیرو پرسنٹ، فیکٹریوں کو زیرو پرسنٹ ریٹ پہ، ان پہ کوئی ٹیکس وغیرہ نہیں تھا، تو اس سے یہ ہوتا تھا کہ فیکٹریاں یا جو بھی ہماری صنعتیں ہیں وہ زیادہ بہتر طور پہ چلتی تھیں اور اب جیسا کہ فیصل آباد میں ہو

گیا، مردان ہو گیا، آپ جتنے بھی اضلاع ہیں ان میں دیکھ لیں کہ تمام انڈسٹری بند پڑی ہوئی ہے، جناب سپیکر، ہم اس پہ تنقید نہیں کر رہے ہیں لیکن ہم آپ کے توسط سے گورنمنٹ کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اس میں کوئی نہ کوئی ایسا عمل کیا جائے تاکہ مردان کے لوگوں کو، دوسرے لوگوں کو، اور میرا خیال ہے کہ مردان کے لوگ یہاں پہ موجود ہیں، ان کو بھی اس پہ بات کرنی چاہئیے کہ مردان میں اور پورے کے پی کے میں جیسا کہ صوابی ہو گیا، اسی طرح گدون ہو گیا، تمام ماربل فیکٹریاں بند پڑی ہوئی ہیں تو اس کے لئے کوئی لائحہ عمل بنایا جائے تو مہربانی ہوگی، میں آپ کی شکر گزار ہوں، تھینک یو جی۔

<u>جناب مسند نشین:</u> جناب منسٹر، انڈسٹریز۔

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت)</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میڈم نے جو نکتہ اٹھایا ہے، جہانگیرہ کے اندر جو ہماری Unorganized Industrial Estate ہے وہ میرے خیال میں کے پی کی سب سے بڑی انڈسٹریل سٹیٹ ہے، اس پہ سیلز ٹیکس کا مسئلہ ہے جناب سپیکر، 17 پرسنٹ سیلز ٹیکس پورے ملک میں ماربل انڈسٹری پہ لاگو ہوا ہے، پورے ملک میں ہوا ہے، اس میں بلوچستان بھی شامل ہے، پنجاب بھی شامل ہے، سندھ بھی شامل ہے، اس کی پوزیشن یہ ہے کہ ہماری انڈسٹری، اور اس اسمبلی نے Merged area کو جو Facilities دیں ہیں کہ پانچ سال اس سے سیلز ٹیکس کو Withdraw کیا ہے تو اس کی وجہ سے ہماری لوکل اندسٹری اس کی Competition میں نہیں جا سکتی، ان کی جو چیز مہمند میں تیار ہوتی ہے، باجوڑ میں تیار ہوتی ہے، بونیر میں تیار ہوتی ہے، اس کی وجہ سے

لوگوں کے اس وقت سے Concerns ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ایسوسی ایشن سے میری بھی بات ہوئی ہے اور فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ ان کی دو میٹنگز ہوئی ہیں، فیڈرل گورنمنٹ کا اس پہ سٹینڈ یہ ہے کہ آپ Documentation پہ آئیں کہ آپ کی پروڈکشن کتنی ہو رہی ہے؟ تاکہ یہ پروڈکشن ہمارے سامنے آئے، پہلے جو پچھلی گورنمنٹ میں، غالباً نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ میں ان پر فی یونٹ ایک روپے پچاس پیسے سیلز ٹیکس لاگو کیا، اب اس 17 پرسنٹ کے حساب سے ایسوسی ایشن اور ایف بی آر کے درمیان جو باتیں چل رہی ہیں تو یہ تو ان کا Domain ہے اور میں نے ان سے کہا بھی تھا کہ آپ اس چیز کو In writing لائیں تاکہ ہم On behalf of Chief Minister اس کو Followup کر کے آپ کے لئے مزید Space بنائیں، تو ہم ان شاء اللہ اس کے لئے تیار ہیں، ابھی تک ان کی طرف سے In writing کوئی چیز موصول نہیں ہوئی ہے کیونکہ سیلز ٹیکس کا تعلق ڈائریکٹ وہاں اسلام آباد 'ایف بی آر' سے ہے، اس لئے ایف بی آر سے ان کی دو میٹنگز ہوئی ہیں اور ایف بی آر کی پوزیشن یہ ہے کہ ایف بی آر کے بورڈ میں ایک ممبر جو ہے وہ ہماری انڈسٹریز کمیونٹی کا ہے، غالباً لاہور چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کا پریذیڈنٹ ہے، بزنس کمیونٹی کو وہ Represent کرتے ہیں لیکن سیلز ٹیکس تو پورے ملک کا Domain ہے تو اس میں بھی ہمارا Disadvantage ہے جو میں نے آپ کو بتایا ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے جی، مس سمیرا شمش صاحبہ، مائیک آن کر دیں جی۔

<u>محترمہ سمیرا شمس</u>: شکریہ سپیکر صاحب، Gender discrimination کا Comment آیا ہے تو میں کہوں گی کہ Gender discrimination تو خواتین کے

ساتھ ہوتی ہے، کل میں نے خواتین کے لئے بات کی اور اس پہ مجھے کسی نے جواب ہی نہیں دیا، تو آج میری لاء منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ کل میں نے مطالبہ کیا تھا کہ Domestic violence Bill پہ ایک سلیکٹ کمیٹی بنی تھی جس کا ذکر آج نیوز پیپر میں بھی آیا ہوا ہے کہ مجھے جواب نہیں دیا گیا، تو میں کیا یہ سمجھوں کہ جب خواتین کے حقوق کی بات ہوتی ہے تو ایوان کیوں خاموش ہو جاتا ہے؟ (تالیاں) تو میری لاء منسٹر صاحب سے درخواست ہوگی کہ میں نے Child abuse کے حوالے سے جو کل بات کی تھی اور ایک Domestic Violence Bill کی جو سلیکٹ کمیٹی بنی تھی اس پہ مجھے جواب چاہئیے۔ شکریہ۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب لاء منسٹر!

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر، میں بھی کچھ کہنا چاہوں گی، پھر آپ جواب دے دیں۔

<u>جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون)</u>: سر، یہ-----

<u>جناب مسند نشین</u>: اچھا ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: یہ ایشو میں نے پہلے بھی اٹھایا تھا اور یہ Child abuse کے بارے میں کمیٹی بناتے بناتے شاید ان کو کوئی دوسرا کام یاد آگیا تھا، کیونکہ محترم مشتاق غنی صاحب جو سپیکر ہیں، انہوں نے Agree کیا تھا کہ اس پہ ہم لوگ ایک ایسی کمیٹی بنائیں گے کہ جس میں Parents بھی ہوں گے، جس میں لاء میکرز بھی ہوں گے، جس میں کہ Psychiatrists بھی ہوں گے تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ Child abuse کے لئے، Child abuse کا آپ Ratio دیکھیں تو وہ کافی اوپر چلا گیا ہے، کہیں پہ بھی آپ اس کا Ratio دیکھیں، نوشہرہ کی بات دیکھ لیں، چارسدہ کی بات دیکھ لیں، اگر ہم کے پی کے کی بات کریں

تو اس میں یہ Ratio بہت زیادہ بڑھ گیا ہے، تو اس میں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو Abuse کیا جاتا ہے، تو جناب سپیکر صاحب! میں آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں کہ آپ شاید کمیٹی نہ بنائیں لیکن ہم آپ کے توسط سے لاء منسٹر سے بات کرتے ہیں کہ اس پہ بیٹھ کر Seriously سوچیں، ایک تو انہوں نے جو بات کی ہے، خواتین کی بات کی ہے اور دوسری جو ہم لوگوں نے Child abuse کے بارے میں بات کی تھی تو جناب سپیکر صاحب، لوگوں کو آنا چاہئیے اور اپنی قیمتی آراء دینا چاہئیے کہ اس کو ہم کیسے روک سکتے ہیں، اس کے پیچھے ایسی کون سی چیزیں کار فرما ہیں کہ جو ایک بندے کو اس چیز کے لئے Urge کرتی ہیں کہ وہ کسی Childکو Abuse کرتا ہے؟ تو میرا خیال ہے کہ اگر یہ چیز ہو جائے تو ایک بہترین Suggestion ہے ان کی طرف سے بھی اور ہماری طرف سے بھی تو اگر ایک کمیٹی بنا دی جائے یا اس پہ سوچا جائے، ضروری نہیں ہے کہ آج ہی آپ کمیٹی بنا دیں لیکن اس پہ سوچنا ضروری ہے، جناب۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آنریبل لاء منسٹر!

<u>وزیر قانون</u>: سر، یہ دونوں ایشوز بہت زیادہ اہم ہیں اور کل آنریبل ایم پی اے صاحبہ نے، ڈاکٹر سمیرا شمس نے یہ ایشو اٹھایا بھی تھا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ ایجنڈا اتنا Heavy تھا کہ اس وقت آپ چیئر کر رہے تھے یا مشتاق غنی صاحب چیئر کر رہے تھے، ان کا وہ ایشو پھر رہ گیا تھا۔ سر، میں Domestic Violence Bill کے بارے میں پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ وہ Already ہم نے ہاؤس میں Introduce کر دیا ہے اور اس کے اوپر بہت زیادہ ترامیم بھی آچکی ہیں، تو میں نے اس

وقت بھی یہ مشورہ دیا تھا، یہ Suggest بھی کیا تھا کہ اس کے لئے سلیکٹ کمیٹی بنا دی جائے لیکن وہ سلیکٹ کمیٹی ابھی تک بنی نہیں ہے، لہذا سلیکٹ کمیٹی کا نوٹیفکیشن ہو تاکہ یہ اپنا کام شروع کر سکے۔ جن لوگوں نے ترامیم لائی ہیں وہ بھی اس میں بیٹھ کر اس کو ڈسکس کریں، سارے سٹیک ہولڈرز کو On board لیں اور پھر ایک فائنل شکل میں اس قانون کو ہم پاس کر سکیں۔ تو میری آپ کے توسط سے ریکویسٹ یہی ہوگی کہ سیکرٹریٹ کو اگر آپ ڈائریکشن دے دیں کہ وہ سلیکٹ کمیٹی نوٹیفائی ہو جائے تو اس کے بعد وہ اپنا کام شروع کر لے گی۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، اسے ایجنڈے پہ لے آئیں گے تو اس کے بعد سیکرٹریٹ جو ہے وہ اس کو اس پہ لے آئے گا۔

وزیر قانون: سر، میرے خیال میں اگر ریکارڈ آپ چیک کروا لیں تو جب یہ Introduce ہوا تھا تو اس وقت مولانا لطف الرحمان صاحب نے میرے خیال میں موشن پیش کی تھی اور پھر گورنمنٹ نے بھی سپورٹ کیا تھا، تو اگر وہ ہے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر دوسری موشن کوئی بھی ممبر پیش کر سکتا ہے۔

جناب مسند نشین: وہ بل تو Introduce ہو گیا ہے Consideration stage پہ ہے۔

وزیر قانون: جی ہاں۔

جناب مسند نشین: جب وہ آگے آئے گا تو پھر اس پہ ہو جائے گا، ایک چیز In process آگئی ہے تو اس پہ جلد بازی کیوں کرتے ہیں؟

وزیر قانون: سر، میری یہی ریکویسٹ ہے کہ سلیکٹ کمیٹی میں اگر کام شروع ہو جائے تو میرے خیال میں کوئی قباحت نہیں ہے اور ٹھیک ہے آپ چیک کر لیں، ضروری نہیں کہ ابھی آپ کوئی رولنگ دیں، سیکرٹریٹ کے

ریکارڈ سے چیک کر لیں، ضروری نہیں کہ ابھی آپ کوئی رولنگ دیں، سیکرٹریٹ کے ریکارڈ سے چیک کر لیں، اگر کوئی موشن سلیکٹ کمیٹی کے بارے میں Already پیش ہو چکی ہے۔

جناب مسند نشین: سیکرٹری صاحب، اسے Kindly چیک کر لیں، جس طرح منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں، اگر یہ اسی طرح ہے تو پھر اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

وزیر قانون: سر، دوسرا مسئلہ Child abuse کے بارے میں جو بتایا گیا ہے تو یہ ایک گھمبیر مسئلہ ہے اور بہت زیادہ Sensitive مسئلہ بھی ہے اور ہم سب کے لئے بڑے دکھ کی بات بھی ہے کہ اس طرح کے واقعات بہت زیادہ رونما ہو رہے ہیں تو سر، میرا خیال یہ ہے کہ اس کے لئے دو تین طریقے ہیں جس سے اس کو کنٹرول کیا جا سکے۔ ایک تو Obviously قانون سازی ہے اور اگر میری ذاتی رائے آپ لیں تو میری ذاتی رائے یہی ہوگی کہ اس طرح کے جو لوگ ہوتے ہیں جو میرے خیال میں ان کو تو انسان نہیں کہنا چاہئیے، درندہ ہی کہنا چاہئیے، تو اس طرح کے درندوں کو تو میرے خیال میں ان کا Speedy trial اور سزائے موت ہونی چاہئیے، میری ذاتی رائے تو یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو سزائے موت دینی چاہئیے، (تالیاں) دوسرا سر، جس طرح ڈاکٹر صاحبہ نے بھی اور نگہت بی بی نے بھی کہا ہے تو اس کے اوپر ہم مشاورت کر کے اس کے لئےایک لیجسلیشن تیار کر سکتے ہیں، تیسرا یہ کہ Awareness کی مہم بھی چلانی چاہئیے اور Awareness صرف بچوں کی حد تک نہیں، سکول میں بھی ایک اچھے انداز میں ایک طریقے سے Young age سے یہ Awareness دینی چاہئیے تاکہ Obviously بچے

جو ہیں ان کا دماغ اس وقت Develop ہو رہا ہوتا ہے، ان کو ان چیزوں کا علم نہیں ہوتا اور وہ ایسی سیچویشن میں پھنس جاتے ہیں کہ جہاں پر ان کے ساتھ پھر زیادتی ہو جاتی ہے لیکن اس سے بھی زیادہ Awareness ان کے والدین کو بھی ضرورت ہے کیونکہ اکثر کیسز میں ہم نے دیکھا ہے کہ والدین اپنے بچوں کی صحیح طریقے سے نگرانی نہیں کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے حوالہ کر دیتے ہیں کہ ان کا خیال ہوتا ہے کہ یہ ہمارے Neighbours ہیں، یہ ہمارے ساتھ رہتے ہیں، یہ ہمارے خیر خواہ ہیں اور بچوں کو ان کے ساتھ چھوڑ نے سے پھر اس طرح کے واقعات ہو جاتے ہیں، تو میرے خیال میں والدین کی بھی ذمہ داری ہے، ایک Awareness campaign صوبائی حکومت کے لیول پہ چلانی چاہئیے اور ان شاء اللہ چلائیں گے، اس طرح بچوں کے لئے Young age میں سکول کے لیول پر Awareness ہونی چاہئیے اور لیجسلیشن جو ہے اس کا میں نے Already بتا دیا، تو اس کے اوپر ہم مشاورت کر کے پھر ہاؤس کے سامنے ایک چیز رکھ دیں گے، پھر جس طرح ہاؤس کی مرضی ہوگی اس کے اوپر پھر آگے ہم کام کردیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو جی۔ کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر 1808، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: سر! کوئسچن نمبر، یہ تو مجھے، 18۔

<u>جناب مسند نشین</u>: 1808۔

* 1808 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ خیبر پختونخوا احتساب کمیشن ایکٹ 2014 کے تحت پانچ کمشنرز تعینات کئے گئے تھے؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمشنرز نے اپنی تعیناتی کے دوران مجالس منعقد کی ہیں؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مجالس میں پالیسی امور بھی زیرغور لائے گئے تھے؛
(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(i) کمیشن نے اپنی منعقدہ مجالس میں کتنے پالیسی امور زیر غور لائے ہیں؛
(ii) کون کونسے فیصلے کئے گئے، تمام فیصلوں کی کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز ان فیصلوں پر کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔
(د) اس ضمن میں عرض ہے کہ 'خیبر پختونخوا احتساب کمیشن' کو جواب کی فراہمی کے لئے مراسلہ لکھا گیا، اور تسلسل کے ساتھ یاد دہانی کے مراسلے بھی لکھے گئے، جواب میں احتساب کمیشن نے مذکورہ تفصیل فراہم کرنے سے معذوری ظاہر کی ہے، اسی اثنا میں 'احتساب کمیشن' صوبائی اسمبلی سے منظور کردہ 'Khyber Pakhtunkhwa Repeal Act 2018' کے تحت ختم ہوگیا، جس کی کاپی ایوان کو فراہم کی گئی، جس کے تحت اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل شدہ ریکارڈ کی جانچ پڑتال سے مسئولہ تفصیل فراہم ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں میرا سوال جو ہے اس کے جز (الف) کے جواب میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ، اور میں اس جواب سے، جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں تو اس میں مجھے کوئی As such کوئی بھی، جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، تو اس میں اگر مجھے لاء منسٹر صاحب بتائیں کہ 'خیبر پختونخوا احتساب کمیشن 2018ء' جو اس اسمبلی سے پاس ہوا تھا اور 2018 میں ختم بھی ہو گیا، پھر اس پر اتنا خرچہ بھی آیا لیکن تفصیلات جو ہیں وہ اس کے ساتھ پوری نہیں ہیں کہ اس پر کتنا خرچہ آیا، اور اس کو کیوں ختم کیا گیا؟ یہ جو تمام سوالات ہیں یہ اس کے ساتھ Concerned ہیں لیکن مجھے کوئی بھی، اس دن بھی یہ اسی لئے ڈیفر ہوا تھا کہ اس میں انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

جناب مسند نشین: اس پر اگر آپ کو کوئی فریشن انفارمیشن چاہئیے ہو، جو چیز ہے وہ تو آگئی ہے، تو اب آپ نیا کوئسچن کر دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، نیا کوئسچن؟

جناب مسند نشین: جی، فریش کوئسچن دے دیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہ تو ختم ہو چکا ہے، اس میں اب کیسے فریش کوئسچن دے دوں، انہوں نے تو مجھے جواب کچھ دیا ہی نہیں ہے تو میں فریش کوئسچن کیسے دوں؟ پھر بھی یہی جواب آئے گا، پھر بھی یہی جواب آئے گا۔

جناب مسند نشین: آپ اس کو Redesign کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہی جو ہے۔۔۔۔

جناب مسند نشین: سپلیمنٹری پوچھ لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپلیمنٹری میں یہی پوچھ رہی ہوں کہ جواب ہی نہیں دیا۔

جناب مسند نشین: جناب آنریبل لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر، بہت شکریہ، نگہت بی بی کا بھی شکریہ کہ انہوں نے سوال پوچھا ہے۔ اصل میں اس میں یہ تھوڑی سی جو کنفیوژن آپ کو نظر آرہی ہے تو وہ اس وجہ سے ہے کہ چونکہ یہ احتساب کمیشن جو ہے اسی اسمبلی نے 2018 کا ایک Repeal Act ہے، اس کے نیچے احتساب کمیشن کو اسی اسمبلی نے Repeal کر دیا ہے اور صوبے کے لیول پر Ehtisab Commission is no more، اور اس وقت یہ جو سوالات ابھی آرہے ہیں تو جس وقت یہ ایکٹ پاس ہو رہا تھا اس وقت ان کے جوابات میں نے بھی اور دوسرے جو کیبنٹ ممبرز ہیں انہوں نے بھی اس وقت اس کے جواز بھی بتا دیئے تھے کہ چونکہ نیب ابھی آزادانہ طریقے سے کام کر رہا ہے اور اس کے علاوہ اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ کو بھی ہم مضبوط سے مضبوط تر بنا رہے ہیں تو Last tenure میں اس وقت کے حالات میں صوبائی حکومت کو فیڈرل گورنمنٹ کے اوپر Confidence نہیں تھا کہ وہ نیب کو اپنے کام کے لئے آزادانہ طریقے سے چھوڑ رہی ہے۔ سر! دوسرا یہاں پر نگہت بی بی نے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ احتساب کمیشن کے کمشنرز نے کوئی میٹنگز کی ہیں یا نہیں کی ہیں؟ تو جواب میں بتایا گیا ہے کہ ہاں میٹنگز کی ہیں، پھر یہ بھی پوچھا ہے کہ اس میں انہوں نے کیا Policy level decisions لئے ہیں؟ اس میں خرچے کا انہوں نے کوئی سوال نہیں پوچھا ہے یا کسی اور چیز کے بارے میں کم از کم کچھ نہیں پوچھا ہے، اس سوال میں جو

کچھ آیا ہے، میرے خیال میں اس کا تو پورا جواب آگیا ہے، سر! اس میں ایک ریکویسٹ یہ بھی ہے کہ چونکہ یہ Repeal Act کے تحت احتساب کمیشن ابھی ختم ہو چکا ہے تو اس کے جتنے بھی Assets ہیں وہ سٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ Take over کر رہا ہے اور ابھی وہ پراسیس شروع ہے، تو کبھی کبھار کوئی میٹریل یا جواب میں کوئی تفصیل چاہئیے ہوتی ہے تو چونکہ اس کی ابھی Transition stage ہے، ایک ادارہ ختم ہوگیا ہے اور اسٹیبلشمنٹ اور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ میں اس کے Assets ٹرانسفر ہو رہے ہیں تو میری یہی ریکویسٹ ہے کہ میرے پاس جو ڈیٹیلز ہیں کہ کمشنرز نے Meetings conduct کی ہیں، اگر نگہت بی بی چاہتی ہیں تو وہ اس کی کاپیاں میرے پاس ہیں تو اس میں ان کے منٹس تفصیلاً موجود ہیں تو اگر وہ ان کو دیکھنا چاہتی ہیں تو دیکھ لیں، اس کے بعد اگر کوئی فریش کوئسچن آتا ہے تو وہ ضرور لاسکتی ہیں، کیونکہ اگر یہ ختم بھی ہوگیا ہے تو یہ ایک صوبائی ادارہ تو تھا، اس کے اوپر سوال تو پھر بھی آسکتا ہے، ایسی کوئی قدغن تو نہیں ہے، تو میرے خیال میں ادھر تو سارا مٹیریل موجود ہے، باقی اگر کوئی فریش بات ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ٹھیک ہے میں فریش کوئسچن لے آتی ہوں، یہ جو احتساب کمیشن کا میرا سوال ہے، اس میں انہوں نے جو جوابات دیئے ہیں، اس کا کافی پلندہ دیا ہوا ہے لیکن اس میں مجھے وہ جواب نظر نہیں آرہے ہیں جو کہ میں نے مانگے ہیں، تو میں اس پر دوبارہ فریش کوئسچن لے آتی ہوں، اس کے بعد عنایت اللہ صاحب بات کر لیں

گے کیونکہ ان کا ضمنی سوال ہے تو ظاہر ہے کہ یہ اب ہاؤس کی پراپرٹی ہے، وہ پہلے اس پر ضمنی سوال کر لیں لیکن پھر بعد میں میں اس پر فریش کوئسچن لے آؤں گی۔

جناب مسند نشین: جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب! چونکہ اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کوئسچنز کا سلسلہ ہے تو میں یہ بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں اور میں سلطان صاحب کو آپ کے Through متوجہ کرنا چاہتا ہوں، اسمبلی سیکرٹریٹ کو بھی آپ کے Through متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایک سال پہلے میں نے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ سے ایک سوال کیا تھا کہ Constitution کے تحت ایگزیکٹیو اتھارٹی اب چیف منسٹر اور منسٹرز Exercise کریں گے اور اس کے مطابق رولز آف بزنس میں ابھی تک امنڈمنٹ نہیں ہوئی ہے اور اب بھی ایگزیکٹیو اتھارٹی ایڈمنسٹریٹو سیکرٹریز Exercise کر رہے ہیں جو کہ Unconstitutional ہے اور یہ سلسلہ 2010 سے چل رہا ہے۔ میں نے ان سے یہ سوال کیا ہے کہ کب تک آپ رولز آف بزنس کے تحت امنڈمنٹ کرنا چاہتے ہیں کہ جو منسٹرز ہیں وہ رولز آف بزنس میں بھی In accordance with the Constitution اس میں امنڈمنٹ ہو اور ایگزیکٹیو اتھارٹی ان کو ٹرانسفر ہو؟ یہ سوال جو ہے میں ایک سال سے ہر اسمبلی سیشن کے اندر اس کو تازہ کرتا ہوں، سرسبز کرتا ہوں لیکن کبھی بھی ایجنڈے پر نہیں آیا ہے۔ میں سلطان صاحب سے ایشورنس چاہتا ہوں، میں اس کو دوبارہ سرسبز کروں گا، اگر آپ نے اس اسمبلی کے اندر نہیں تو اگلی اسمبلی کے اندر مجھے ایشورنس دینا ہو گی کہ خواہ

مخواہ یہ کوئسچن اسمبلی کے ایجنڈے کے اوپر آئے گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: جناب۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! چونکہ یہ سپلیمنٹری ہے اور آپ نے اس کی اجازت دی ہے، خیر یہ ایشو تو اس سے الگ ہے لیکن مجھے اس کے بارے میں علم ہے تو میں ان کو ضرور جواب دینا چاہوں گا، ان کی بات بالکل درست ہے کہ اٹھارہویں ترمیم کے بعد ایگزیکٹو اتھارٹی کا استعمال کرنا یہ منسٹرز اور چیف منسٹر کا اختیار ہے، پہلے یہ سیچویشن تھی کہ سیکرٹریز اور چیف سیکرٹری جو ہیں وہ ایگزیکٹیو اتھارٹی استعمال کرتے تھے مگر اب وہ پوزیشن باقی نہیں ہے، اس کے لئے یہ جو ہمارے 1985 کے رولز آف بزنس ہیں تو ابھی آئین جو کہتا ہے تو ان رولز کو ان کے مطابق ہم آہنگ کرنا ہے، تو اس کے لئے عنایت صاحب اور سب ہاؤس کو بھی خوشی ہوگی کہ چیف منسٹر صاحب کی موجودگی میں کیبنٹ میٹنگ میں ہم نے یہ Issue Raise کیا تھا تو اس وقت چیف منسٹر صاحب نے اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی ہے، سینیئر منسٹر عاطف خان اس کو ہیڈ کر رہے ہیں، میں اس کا ممبر ہوں اور فنانس منسٹر تیمور جھگڑا صاحب بھی اس کے ممبر ہیں، تو انہوں نے ہمیں Wide ranging power دے دی ہے، کیبنٹ کمیٹی بن گئی ہے اور آج ابھی ایک میٹنگ ہو بھی چکی ہے اور اس میں ہم Wide ranging تبدیلیاں لائیں گے اور اس میں سب سے پہلا فوکس یہی ہوگا کہ اٹھارہویں ترمیم کے مطابق ان رولز کو ہم آہنگ بنائیں تاکہ جو ایگزیکٹیو اتھارٹی ہے اس کے لئے جو رولز ہوں وہ کلیئر ہو جائیں، ان میں کوئی کنفیوژن، کوئی ابہام نہ رہ جائے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر! یہ اسمبلی کے ایجنڈے پر نہیں آرہا ہے تو میں یہ ایشورنس چاہتا ہوں، آپ یہ کام جاری رکھیں اور مجھے ایشورنس دیں کہ یہ اسمبلی کے ایجنڈے پر آئے گا۔

وزیر قانون: سر! جو قانونی طریقہ کار ہے رولز.....

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، آپ نے ٹھیک بات کی ہے۔

وزیر قانون: چینج تو کیبنٹ نے کرنا ہے، اسمبلی نے تو نہیں کرنا ہے، اسمبلی تو ایکٹ پاس کرتی ہے، رولز تو وہاں پر ہوتے ہیں۔

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 1815، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 1815 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ قانون نے قائم مقام ڈی جی احتساب کی تقرری کو 2017 میں غیر قانونی قرار دیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ قائم مقام ڈی جی احتساب تاحال اپنی سیٹ پر براجمان ہے جبکہ ان کا کنٹریکٹ بھی ختم ہوچکا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو قائم مقام ڈی جی احتساب کا موجودہ سٹیٹس کیا ہے اور محکمہ قانون کی طرف سے دیئے گئے مشورہ اور کنٹریکٹ ختم ہونے کے بعد کس حیثیت سے براجمان ہیں، تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ غیر قانونی تعیناتی کس کے حکم سے عمل میں لائی گئی ہے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ احتساب کمیشن کو جواب کی فراہمی کے

لئے مراسلہ لکھا گیا اور تسلسل کے ساتھ یاد دہانی کے لئے مراسلے بھی لکھے گئے، جس کے جواب میں احتساب کمیشن نے مسئولہ تفصیل فراہم کرنے میں معذرت ظاہر کی ہے۔

(ب) خیبر پختونخوا احتساب کمیشن Repeal Act, 2018 کے تحت احتساب کمیشن ختم ہو چکا ہے۔

(ج) جواب (الف) و (ب)میں دیا گیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب! میرے سپلیمنٹری سوال دو ہیں اور وہ دو سوال یہ ہیں کہ میں نے جو پوچھا ہے کہ ڈی جی احتساب کمیشن کی تقرری جو ہے وہ 2017 میں غیر قانونی قرار دی گئی ہے، مجھے اس کی تفصیل دی جائے، وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کی تفصیل آپ کو نہیں دے سکتے، کیوں نہیں دے سکتے؟ جب خود بھی وزیر قانون نے خود فرمایا کہ اگر ادارہ ختم بھی ہو جاتا ہے تو اس کی تفصیلات دینا گورنمنٹ کا کام ہے، پھر اس کے بعد میں نے یہ پوچھا ہے کہ اگر اس کا جواب اثبات میں ہو تو قائم مقام ڈی جی احتساب کمیشن ابھی تک کام کیوں کر رہا ہے؟ اس کو بھی یہ گول مول کر گئے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! ہم اس بات کو کیا سمجھیں کہ ایک تو احتساب کمیشن کے متعلق ہمیں بالکل کسی قسم کا کوئی جواب دینے سے انہوں نے معذوری کا اظہار کر دیا ہے کہ ہم کسی قسم کا کوئی ریکارڈ آپ کو مہیا نہیں کر سکتے، دوسرا جو میں نے پوچھا ہے کہ جب احتساب کمیشن ختم ہو چکا ہے تو جو ڈی جی احتساب کمیشن ابھی تک غیرقانونی طور پر ابھی تک کیوں اپنی سیٹ پر براجمان ہے؟ تو اس کا جواب بھی مجھے کچھ نہیں دیا ہے تو اس کا مطلب تو صرف ہوا کہ آپ کسی بندے کو دھوکے میں رکھ رہے ہیں، اندھیرے میں رکھ رہے ہیں،

آپ ایک سوال پوچھنے والے کو، یہ صرف میرا سوال نہیں ہے بلکہ یہ پورے کے پی کے کے لوگوں کا سوال ہے تو اس پر اگر آپ، کیونکہ میں اس جواب سے Satisfied نہیں ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: اکرم خان درانی صاحب۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف)</u>: جناب سپیکر صاحب! عجیب سا سوال ہے، ایک تو یہ کہ احتساب کمیشن ختم ہے، دوسرا انہوں نے لکھا ہے کہ اس کا جواب دینے سے انہوں نے معذرت کی ہے، اس احتساب کمیشن پر پچھلی گورنمنٹ نے یہاں پر بیٹھے ہوئے جو سیکرٹریز ہیں اور یہاں پر جو Politicians ہیں، ان کی اتنی بے عزتی کی ہے کہ ایسے ایسے سیکرٹریوں کو اس کمیشن نے بے عزت کیا کہ میں نے یہاں پر ان کے بچے روتے ہوئے دیکھے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس احتساب کمیشن پر کتنا خرچہ ہوا ہے؟ اس ایوان میں سلطان صاحب اس قوم کے سامنے وہ بھی پیش کریں اور پھر وہ یہ بھی پیش کریں کہ اس میں انہوں نے کتنی ریکوری کی ہے اور کتنے لوگوں کو وہاں پر بے جا تکلیف دے کر عدالتوں سے وہ بری ہوئے ہیں؟ اور یہ Responsibility بھی Fixed ہونی چاہئیے کہ یہ احتساب کمیشن کس نے بنایا تھا؟ اور اس احتساب کمیشن نے اگر اتنا غلط کام کیا ہے جس سے پورے صوبے کی رسوائی ہوئی ہے تو میں یہ بھی چاہوں گا کہ اس کے خلاف بھی پھر ایکشن لینا چاہئیے کہ ایک ادارہ بنا کر اور پھر بعد میں خود محسوس کر لیا کہ میں نے غلطی کی ہے، تو اگر اتنی بڑی غلطی کی ہے تو اس کا ازالہ کون ادا کرے گا؟

<u>Mr. Chairman</u>: Honourable law Minister, please.

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! میں دونوں آنریبل ممبرز کا اور خاص طور پر ہمارے لیڈر آف اپوزیشن اکرم درانی صاحب اور میڈم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جیسا کہ اس سے پہلے والے سوال کے جواب میں میں نے یہاں پر ریکویسٹ کی تھی کہ چونکہ اب تو یہ احتساب کمیشن ختم ہو گیا ہے، میں پہلے اس حصے کے بارے میں آپ کو، تو جب یہ ختم ہو چکا ہے تو اس کے Assets جو ہیں وہ اس وقت Under process ہیں، اسٹیبلشمنٹ اور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اس کو Take over کر رہے ہیں تو یہاں پر جو ایک آدھ انفارمیشن Available نہیں ہے تو چونکہ وہ ریکارڈ شفٹ ہو رہا ہے، اسٹیبلشمنٹ اور ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ ریکارڈ کو اپنی تحویل میں لے رہے ہیں تو اس کی وجہ سے تھوڑی بہت کنفیوژن ہے۔ سر! دوسرا یہ ہے کہ میں درانی صاحب کے اس سوال سے بالکل Agree کرتا ہوں کہ چونکہ قومی ادارے جو ہوتے ہیں وہ عوام کے ٹیکس کے پیسوں سے بنتے ہیں، ان پر خرچہ ہوتا ہے تو اس کی ٹرانسپرنسی ہونی چاہئیےاور سارا ریکارڈ ہونا چاہئیے اور وہ اسمبلی کے سامنے پیش ہونا چاہئیے، چونکہ سپلیمنٹری کوئسچن میں انہوں نے تفصیل کا کہا ہے اور انہوں نے اس میں ساری نئی تفصیل مانگی ہے کہ کتنا خرچہ ہوا ہے؟ تو میں ایک اور بھی اس میں اضافہ کرنا چاہوں گا کہ یہ ڈیٹیل آنی چاہئیے کہ ٹوٹل کتنا خرچہ ہوا ہے اور پھر یہ ڈیٹیل بھی آنی چاہئیے کہ اس نے کتنے کیسز Pursue کئے ہیں، کتنے کیسوں کا کیا فیصلہ آیا ہے اور پھر ریکوری کتنی کی ہے؟ تو اس سے یہ اندازہ ہو جائے گا کہ اس احتساب کمیشن کے بنانے کا فائدہ تھا یا

نقصان تھااور اس نے کیا کام کیا ہے؟ تو میں ریکویسٹ کروں گا اکرم درانی کا سٹاف ادھر موجود ہوگا، وہ اگر یہ تین چار پوائنٹس ڈرافٹ تیار کر لے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کو دے دے، میں آپ سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس کو جلد از جلد Monday کو اس کو لے آئیں، اگر جواب موصول ہو جائے، Tuesday کو اس کو لے آئیں، اس کو زیادہ دیر نہ کرنے دیں اور میڈم سے میں یہ ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ احتساب کمیشن سے متعلق جتنے بھی سوالات ہیں تو چونکہ میں بار بار اسی بارے میں آپ سے ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ ریکارڈ جو ہے وہ ٹرانزیشن فیز میں ہے تو میں Ensure کروں گا، سر! اگر آپ ان کے سوالا ت کو ڈیفر کر دیں، اس کو Conclude نہ کریں اور یہ بھی درانی صاحب کے سوال کے ساتھ اس کو Club کر کے وہاں سے جواب مانگیں تو میں Ensure کروں گا کہ سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ریکارڈ کی چھان بین کر کے پھر یہ ساری ڈیٹیل اس کے ساتھ لگا دیں گے، یہ میری ریکویسٹ ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: یہ سوال تیسری دفعہ ڈیفر ہو رہا ہے اور اس کا ابھی تک کوئی Appropriate اور مناسب جواب نہیں ملا ہے، کتنی مرتبہ اور اسے ہم ڈیفر کریں گے؟ اس کو ہم ڈیفر کرتے ہیں، درانی صاحب! آپ اگر ایک فریش کوئسچن لے آئیں تو اس پر Comprehensive debate بھی ہو جائے گی، آپ نوٹس دے دیں، اس کو Considerکریں گے ٹھیک ہے؟ کوئسچن نمبر 1816، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 1816 _ <u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ قائم مقام ڈی جی احتساب کمیشن خیبر پختونخوا نے آڈٹ پارٹی

سے ہیومن رائٹس ریویو رپورٹ 2014 تا 2016 کو خفیہ رکھا؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایگزیکٹو بورڈ کی میٹنگ کی تفصیل کو بھی خفیہ رکھا گیا؛
(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:
(i) مذکورہ رپورٹس کو کیوں خفیہ رکھا گیا اور آڈٹ پارٹی کے سامنے کیوں نہیں لایا گیا، نیز مذکورہ رپورٹس خفیہ رکھنے کی وجوہات فراہم کی جائیں؛
(ii) مذکورہ آڈٹ ریویو رپورٹس کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): مذکورہ سوال وزیر قانون کے اسرار پر ڈیفر کر دیا گیا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ) سر! ایسا ہے کہ یہ تمام کوئسچنز ہم لوگ ڈسکشن کے لئے، ہم لوگ اس پر وہ دے رہے ہیں، کیونکہ یہ سوال بھی، اگر آپ دیکھیں تو انہوں نے معذرت ہی کی ہے۔

جناب مسند نشین: یہ بھی Same case ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! ویسے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ صحیح کام نہیں کر رہا اور ابھی تک یہ تعین بھی نہیں ہو سکا کہ یہ اسٹیبلشمنٹ کے پاس رہے گا، ایڈمنسٹریشن کے پاس رہے گا، کون سے ڈیپارٹمنٹ کے پاس رہے گا؟ اور جہاں تک میرا خیال ہے اس پر ایک ارب روپے خرچ ہوئے ہیں اور ریکوری تقریباً دس یا بارہ لاکھ روپے ہوئی ہے، بحرحال نئے کوئسچن میں درانی صاحب جب پوچھیں گے تو وہ بات کلیئر ہو جائے گی لیکن اس کو ڈسکشن کے لئے اگر آپ مہربانی کریں، اس کو بھی۔۔۔۔

جناب مسند نشین: درانی صاحب جب یہ کوئسچن کریں گے، چونکہ یہ سارے احتساب کمیشن سے Related ہیں اور یہ سب اس میں آجائیں گے اور اس میں یہ ڈسکشن بھی ہو جائے گی اور اسی میں ساری۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! میں ایک بات بڑے ادب کے ساتھ آپ سے ریکویسٹ کرنا چاہتی ہوں، چیئر کا ادب ہم پر لازم ہے کہ ابھی تک ہم نے جتنی بھی ڈسکشنز کے لئے رول 48 کے تحت ہم نے لکھ کر یہاں پر آپ کو بھجوائی ہیں یا سپیکر صاحب کو بھجوائی ہیں یا جتنے بھی محترم سپیکر صاحبان چیئر کر رہے ہوتے ہیں ان کو بھجوائی ہیں، ابھی تک ایک ڈسکشن فلور پر نہیں آئی ہے، جناب سپیکر صاحب! قراردادیں جو متفقہ قراردادیں ہوتی ہیں، میں کسی کو Blame نہیں کرتی لیکن ان کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دینا یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کیونکہ جب تک Healthy discussion کسی بات پر نہیں ہوگی تو وہ آئٹم رہتا جائے گا، ایجنڈا بڑھتا جائے گا، کوئسچنز آتے جائیں گے، وہ ڈسکشن کے لئے جاتے جائیں گے، قراردادیں پاس ہوتی جائیں گی اور ان پر کوئی عمل نہیں ہوگا۔ تو جناب سپیکر صاحب! پھر لیجسلیشن کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا، ہمیں جو ایشورنس ملتی ہے اس پر بھی کوئی عمل نہیں ہوتا ہے، تو یہ چیزیں ذرا اگر آپ کنفرم کروا لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): نگہت بی بی جو بات کر رہی ہیں میں ان کو Totally سپورٹ کر رہا ہوں کہ اگر Rule 48 کے نیچے ڈسکشن کے لئے کوئی ایشو آتا ہے اور میں تھوڑا پڑھ بھی دیتا ہوں،

“Discussion on matter of public importance arising out of answer to a question: (1) On every Tuesday, the Speaker may, on two clear day’s notice being giving by Member, allot one hour for discussion on a matter of public importance which has recently been the subject of a question, Starred or Unstarred”.

سر! میری یہ ریکویسٹ ہے کہ آنے والا جو Tuesday ہے، آپ اس کو مقرر کر لیں، یہ جو احتساب والا ایشو ہے آپ اسے Skip نہ کریں اور اس کو رکھ لیں، Tuesday کے دن ڈسکشن کے لئے۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جی، آپ آج نوٹس دے دیں۔ کوئسچن 1813، محترمہ نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 1813 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ احتساب کمیشن کے قانون کے مطابق کمیشن میں کنٹریکٹ اور ایڈہاک پر بھرتیوں کی گنجائش نہ ہونے کے باوجود بھی بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام بھرتیاں اخبارات میں اشتہار دیئے بغیر کی گئی ہیں جو کہ صوبائی کنٹریکٹ پالیسی کی بھی خلاف ورزی ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) کمیشن کے قیام سے تاحال کتنی اسامیوں پر کنٹریکٹ اور ایڈہاک پر بھرتیاں کی گئی ہیں، بھرتی شدہ افراد کے نام، تعلیمی قابلیت، عہدہ ، ڈومیسائل اور شناختی کارڈ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن اسامیوں پر ریگولر بھرتی کی گئی ہے، ان کے نام، عہدہ، ڈومیسائل، شناختی کارڈ اور اخباری اشتہار کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) ریگولر ملازمین کی میرٹ لسٹ کی کاپی فراہم کی جائے؛
(iv) تمام غیر قانونی ملازمین بھرتی کرنے والے افسران کے خلاف اب تک کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، نیز کتنے ملازمین کو فارغ کیا جا چکا ہے، ان کے نام عہدہ کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی نہیں۔
(ب) جی نہیں۔
(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ خیبر پختونخوا احتساب کمیشن کو جواب کی فراہمی کے لئے مراسلہ لکھا گیا ہے اور تسلسل کے ساتھ یاد دہانی مراسلے بھی لکھے گئے، جس کے جواب میں احتساب کمیشن نے مذکورہ تفصیل فراہم کرنے سے مغذرت ظاہر کی، اسی اثناء میں خیبر پختونخوا احتساب کمیشن کو صوبائی اسمبلی سے منظور کردہ Khyber Pakhtunkhwa, Ehtisab Commission, Repeal Act, 2018 کے تحت ختم ہو گیا، جس کے تحت اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو منتقل شدہ ریکارڈ کی جانچ پڑتال سے معلوم ہوا کہ مذکورہ آسامیوں پر بھرتیاں اشتہارات کے ذریعے کی گئی ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اس میں بھی نوٹس دے رہی ہوں کیونکہ جواب کوئی بھی نہیں ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم معذرت خواہ ہیں کہ ہم کچھ بھی نہیں دے سکتے ہیں تو اس کے لئے بھی میں Written میں ان چاروں سوالوں کے لئے میں دے رہی ہوں تو اس پر پھر ڈسکشن ہو جائے گی۔

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 1777، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 1777 _ صاحبزادہ ثناءاللہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں مفت علاج کی سہولتیں موجود ہیں، نیز سرکاری ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے آپریشنز بھی مفت کئے جاتے ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبے کے بڑے ہسپتالوں ایل آر ایچ، کے ایم سی، ایچ ایم سی یعنی کیٹیگری اے ہسپتالوں میں مذکورہ مدوں میں سالانہ کتنے اخراجات آتے ہیں، گزشتہ ایک سال کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔
اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں ایل آر ایچ، کے ایم سی، ایچ ایم سی میں غریب مریضوں کے مفت علاج اور آپریشنوں پر جو اخراجات 2017-18 میں ہوئے ہیں اس کی تفصیل مندجہ ذیل ہے:

ایل آر ایچ	723,342.000	2017-18
خیبر تدریسی ہسپتال	200,000.000	2017-18

<u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! یہ سوال جو میں نے کیا تھا، سر! یہ زیادہ تھے لیکن انہوں نے اپنی مرضی سے یہ سوال کا جو دوسرا حصہ تھا اس کو شامل کیا گیا ہے اور میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ پورے صوبے میں اور پھر اس میں دیر بالا کے کتنے ہسپتال اپ گریڈیشن میں شامل ہیں؟ لیکن وہ پہلا حصہ نہیں آیا اور سوال کا جو دوسرا حصہ تھا وہ آیا ہے، جناب سپیکر صاحب! انہوں نے جواب بھی دیا ہے کہ ایل آر ایچ اور خیبر تدریسی ہسپتال اور ایچ ایم سی میں جو مریضوں کا مفت علاج کروا رہے ہیں تو میرا اس میں ضمنی سوال یہی ہوگا کہ جو آپ نے فگرز دی ہیں یہ ان

ایمرجنسی مریضوں کے ہیں یا جو داخل مریض ہیں ہسپتال میں یہ ان کی ہیں؟

جناب مسند نشین: آنریبل منسٹر لاء۔

جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون): سر! صاحبزادہ صاحب کا بہت شکریہ۔ انہوں نے جو جواب مانگا ہے اس کی تو ڈیٹیل آچکی ہے، انہوں نے پوچھا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں میں مفت علاج کی سہولت ہے؟ تو اس کا 'Yes' میں جواب ہے، پھر جو ان کا دوسرا پورشن ہے، انہوں نے سپیشلی سارے صوبے کا نہیں پوچھا، انہوں نے صوبے کے بڑے ہسپتالوں ایل آر ایچ، کے ایم سی، ایچ ایم سی، یعنی کیٹیگری اے ہسپتالوں میں مذکورہ مدوں میں کتنے اخراجات آئے ہیں؟ تو گزشتہ سال 2017-18 کی تفصیل انہوں نے مانگی ہے اور وہ ڈیپارٹمنٹ نے دے دی ہے کہ ایل آر ایچ 723/342 ملین، اسی طرح خیبر تدریسی ہسپتال میں 220/384 ملین اور پھر اسی طرح ایچ ایم سی میں تقریباً 200 ملین، تو یہ انہوں نے جو مانگا تھا کہ کتنا خرچ ہوا ہے؟ تو یہ جو جتنی بھی مدوں میں جو مفت علاج دیا جاتا ہے تو اس کی ساری تفصیل انہوں نے یہاں پر دے دی ہیں، میری اپنے بھائی سے ریکویسٹ یہ ہے کہ اگر وہ کوئی Specific چیز پوچھنا چاہتے ہیں تو، بحرحال جتنا بھی آپ نے پوچھا ہے اس کا جواب تو آگیا ہے۔

جناب مسند نشین: صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کا مائیک آن کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب! میرا بالکل سادہ ضمنی سوال یہ ہے کہ جو آپ نے فگرز دی ہیں آیا یہ ایمرجنسی میں آپ جو سہولیات دے رہے ہیں یہ وہ ہیں یا داخل مریضوں کے لئے ہسپتالوں میں جو آپ دے رہے ہیں وہ ہیں؟ کیونکہ جتنا میرے علم میں ہے

وہ یہ ہے کہ ہسپتالوں میں مفت علاج نہیں ہوتا، جتنے مریض وہاں داخل ہوتے ہیں تقریباً ساری دوائیاں وہ بازاروں سے لاتے ہیں، یہ سارے ہمارے معزز اراکین بیٹھے ہیں اور ان کوبھی پتہ ہوگا کہ جتنا بھی علاج ہوتا ہے تو وہ بازار سے اپنی جیب سے لاتے ہیں، اگر یہ ایمرجنسی کے ہیں تو ٹھیک ہے، اگر ایمرجنسی کے نہیں ہیں تو باقی ہپستالوں میں مفت علاج نہیں ہوتا۔

جناب مسند نشین: منسٹر لاء۔

وزیر قانون: سر! یہ ٹوٹل فگرز ہیں جو انہوں نے مانگی تھیں وہ دے دی گئی ہیں۔ جس طرح وہ سادہ سوال پوچھ رہے ہیں، میں بھی سادہ جواب دے رہا ہوں کہ یہ ٹوٹل فگرز ہیں، اس میں ایمرجنسی یا کیٹیگرائزڈ انہوں نے نہیں مانگیں تھیں، اگر مانگتے ہیں تو ابھی اس کے لئے فریش کوئسچن لے آئیں، لیکن بالکل مفت علاج ہوتا ہے جی، اس طرح بھی نہیں ہے، گزشتہ پانچ سالوں سے حکومت نے جو ہیلتھ میں ریفارمز لائی ہیں اور اس کے علاوہ ابھی جو ریفارمز چل رہی ہیں، تقریباً ایک سال ہو گیا ہے تو وہ زبردست ریفارمز تھیں اور اس میں بہت بہتری آئی ہے۔ میں یہ نہیں کہوں گا کہ جو سارا کچھ ہے وہ بالکلPerfect ہو گیا ہے، اس میں کوئی ایسی غلطی کی گنجائش نہیں ہے، ضرور ہوگی، ایسے کیسز بھی ہوں گے جہاں پر زیادتی بھی ہوئی ہوگی، جہاں پر سہولت بھی پوری نہیں ہوگی لیکن بحرحال جو Overall صوبے کے ہسپتالوں کے جو حالات تھے آج سے چھ سال پہلے تو ابھی وہ بہت بہتر ہو گئے ہیں اور سر! ابھی تو آنریبل ممبر یہ بھی بھول رہے ہیں کہ صحت انصاف کارڈ جو ہے وہ جب Introduce ہوا تو بہت سے لوگ اس

سے بھی مستفید ہوئے اور ابھی تو ایک Revolutionary، یعنی ایک انقلابی فیصلہ کر لیا گیا ہے کہ اس صوبے کے جتنے بھی رہنے والے ہیں تو ان کا شناختی کارڈ جو ہے وہی ان کا صحت انصاف کارڈ ہوگا اور اس کے اوپر سات لاکھ سے اوپر پیسے جو ہیں وہ ہر سال مفت علاج کر سکیں گے۔ تو میرے خیال میں یہ تو بہت کام ہوا ہے، اتنا تو پہلے کبھی ہوا نہیں تھا جو ان گزشتہ پانچ سالوں میں ہوا ہے اور آج ایک سال تقریباً پورا ہونے کو ہے اس گورنمنٹ کا، اس میں جتنا کام ہوا ہے تو میں ان سے گزارش یہی کروں گا کہ اگر کوئی Specific question ہے تو وہ بالکل لے آئیں اس کا جواب ڈیٹیل میں پھر ڈیپارٹمنٹ سے جمع کر لیں گے، دے دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو جی۔ کوئسچن نمبر 1762، جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

* 1762 _ <u>صاحبزادہ ثناء اللہ</u>: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت ضلع دیر بالا میں رواں سال اور آئندہ مالی سال میں مختلف کیٹیگریز کے ہسپتالوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر رکھتی ہے تو مذکورہ ہسپتالوں کے نام مقام اور آبادی کی تفصیل بتائی جائے؛

(ب) آیا ضلع دیر بالا میں واقع واحد کیٹیگری ڈی ہسپتال واڑی کو بھی اپ گریڈ کرنے کا ارادہ ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) محکمہ صحت کی اے ڈی پی میں امبریلہ پراجیکٹ 'Standardization of all DHQs/THQs in Khyber Pakhtunkhwa' کے تحت دیر

بالا میں رواں سال میں مندرجہ ذیل ترقیاتی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے:

(1) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال دیر اپر 151.115 ملین

(2) ٹی ایچ کیو ہسپتال براول 42.368 ملین

(3) ٹی ایچ کیو ہسپتال واڑی 43.160 ملین

(4) ٹی ایچ کیو ہسپتال پتراک 84.203 ملین

ٹوٹل 84.846 ملین

جہاں تک آئندہ سال کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ محکمہ صحت مالی مشکلات سے دوچار ہے اور محکمہ کے پاس جاری منصوبوں کے لئے بھی مطلوبہ فنڈز نہیں ہیں۔ مالی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ صحت نئے منصوبوں کی حوصلہ شکنی کر رہا ہے۔ لہذا دیر بالا کے لئے آئندہ مالی سال 2019-20 میں ہسپتالوں کی درجہ بندی کا کوئی قابل ذکر منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

(ب) کیٹیگری ڈی ہسپتال واڑی کو کیٹیگری سی ہسپتال میں اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ مالی سال 2019-20 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ڈالنے کے لئے تجویز کیا گیا تھا لیکن مالی مشکلات کی وجہ سے منصوبہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہو سکا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! جتنا ایک سال تک ہم انتظار کرتے ہیں، سوالات جمع جمع کر کے تھک گئے ہیں، ایک سال میں ایک جواب آتا ہے اور وہ پھر منسٹر صاحب نہیں ہوتے تو ہم معذرت سے کہ منسٹر صاحب جو جواب دیتے ہیں، ہم ان سے گلہ اس لئے نہیں کرتے کہ یہ کنسرنڈ منسٹر نہیں ہیں، لیکن جہاں تک سوال کا جواب ہے، یہ

گول مول کر کے پیش کئے جا رہے ہیں، یہ بھی پینڈنگ کر لیں تاکہ ہم ان سے پوچھ لیں، جب منسٹر صاحب آجائیں، یا جتنے بھی منسٹر صاحبان ہیں، جن کے کنسرنڈ سوالات ہیں تو ان کو حاضر کر لیں، اگر ایسا ہوتا ہے تو اس سے ہمارا وقت ضائع ہوتا ہے، اسمبلی کا وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور ہمارے لوگوں کا اور اسمبلی کا خرچہ بھی ہوتا ہے، یہ پینڈنگ کر لیں، ا گر ہم ان سے پوچھ لیتے ہیں تو جواب کوئی اور دیتا ہے اور سوال ہم کوئی اور کرتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم یہاں فلور آف دی ہاؤس سے آپ کے توسط سے سی ایم صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ انہوں نے جو چودہ محکمے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں وہ محکمے Distribute کر دیں تاکہ ہر بندے پر اپنی Responsibility آجائے گی۔ اب جیسے سلطان صاحب ہیں، وہ ہر محکمے کا جواب دیتے ہیں، تو کل کو ان کو یہ ہوگا کہ یہ میرا محکمہ ہے اور میں نے اس میں Responsibility سے، فگرز کو گول مول نہیں کرنا ہے اور صحیح جواب دینا ہے، اسی طرح قلندر لودھی صاحب یہاں پر آتے ہیں اور بالکل ان کا کوئی ناغہ نہیں ہوتا ہے ان کو ایک آدھ، دو محکمے دے دیں، کریم خان آتے ہیں، ان کو دو تین محکمے دے دیں تاکہ ہمیں جوابات صحیح ملیں۔ اب میں دیکھ رہی ہوں کہ میرے خیال میں ایک مہینے سے شہرام خان، عاطف خان اور دو تین اور منسٹرز یہاں سے بالکل غائب ہیں، اب ان کے محکموں کے سوال جب جاتے ہیں تو یہ دوسرے منسٹرز پر Burdenہو جاتا ہے، ہمیں صحیح جواباب بھی نہیں ملتے، ہم مطمئن بھی نہیں ہوتے، ہمارے عوام بھی مطمئن نہیں ہوتے کیونکہ ہم جو

چیز بھی یہاں پر لے کے آتے ہیں اس پر صحیح طور پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی ہے، جب تک کہ سامنے کنسرنڈ منسٹر نہ بیٹھا ہو۔ ہم آپ کی رولنگ کو یا سلطان صاحب کی بات کو تو Accept کر لیتے ہیں، لیکن یہ ہونا چاہیئے اور سی ایم سے بات کرنی چاہیئے۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون): سر! ایک تو بہت شکریہ۔ انہوں نے دو تین منٹس میں کافی سارے محکمے بانٹ دیئے ہیں، دو تین کریم صاحب کو دے دیئے ہیں، دو تین لودھی صاحب کو دے دیئے ہیں، مجھے بھی ایک آدھ دے دیا ہے، اس کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔ سر! میں ایک بار پھر، کل بھی میں نے یہ بات کی تھی، آئین کو ہم سب مانتے ہیں نا جی، اس پاکستان کے آئین میں ایک آرٹیکل ہے، 130، اور اس 130 کا جو ضمنی آرٹیکل 6 ہے، وہ کہتا ہے کہ:

'The Cabinet shall be collective responsible to the Provincial Assembly and the total strength of the cabinet'.

آگے پھر اور بات ہے یعنی کہ یہ کیبنٹ کی Collective responsibility ہے تو سر، جواب تو قانونی لحاظ سے ہم دے سکتے ہیں (مداخلت) اب میں ذرا بات کمپلیٹ، میں اگر بات کمپلیٹ۔۔۔۔

Mr. Chairman: No cross talk Please.

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر!

جناب مسند نشین: جی، عنایت اللہ صاحب! نہیں وہ بات کر لیں، پھر آپ ضرور اس کا جواب دیں۔

وزیر قانون: آرام سے، ہو جائے گا۔ اللہ خیر کرے گا۔ دوسری بات یہ ہے (شور/قطع کلامی) دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر آج ہشام، چونکہ یہ ہیلتھ منسٹری سے ان جوابات کا

تعلق ہے جو ابھی اس وقت شروع ہیں، تو کل مجھے ہیلتھ منسٹر نے ٹیلیفون کیا، وہ ضرور آتے ہیں، بجٹ میں بھی موجود تھے، ویسے بھی آتے ہیں لیکن انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی کہ آج چونکہ وہاں پرائم منسٹر آفس میں میٹنگ ہے وہ بھی ضروری ہے اور وہ اس صوبے کے لئے کچھ لا رہے ہوں گے، کوئی اچھا اقدام کر رہے ہوں گے تو انہوں نے سپیشلی ریکویسٹ کی تھی تو سر، تیسری بات میں گلہ بھی کر نا چاہ رہا ہوں، میں اپوزیشن کے دوستوں سے میں گلہ بھی کرنا چاہ رہا ہوں، درانی صاحب کی توجہ بھی آپ کے توسط سے چاہ رہا ہوں کہ یہاں پر تو میں اور لودھی صاحب اور کریم خان ہم تو دن رات محنت کرتے ہیں، سارے جوابات دیکھتے ہیں، یہاں پر یہ ڈیپارٹمنٹس والے بیٹھے ہیں ان سے آپ پوچھ لیں، ہم ان سے ٹیلیفوں پر رابطہ کر کے اگر کوئی چیز کلیئر نہیں ہوتی ہے تو اس کا جواب ڈھونڈ لیتے ہیں، اپنا ٹائم ہمارے پاس نہیں ہوتا ہے، ہم اسمبلی بزنس کے لئے سارا ٹائم، دو، تین چار گھنٹے اس پر لگاتے ہیں اور یہاں پر ہم کوشش، صاحبزادہ صاحب کہتے ہیں کہ گول مول، تو میں نے تو کم از کم کبھی گول مول جواب نہیں دیا ہے، آپ نے جو مانگا ہے میں اس کا جواب دے دیتا ہوں، تو میرا گلہ بھی ہے کہ میں تو آپ کے ساتھ اتنی محنت، آپ کو اتنی Respect دیتا ہوں، اتنا جو ہے میں جوابات کی تفصیل لیتا ہوں اور اگر اس سے بھی ناخوش ہیں تو میرا بھی یہی گلہ تھا، بحرحال اگر وہ ڈیفر کرنا چاہتے ہیں تو بالکل ڈیفر کر لیں، اس کے بعد بشام ہی اس کا جواب دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ کیا چاہتے ہیں؟

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب! میرا سوال یہ ہے کہ صوبائی حکومت ضلع دیر بالا میں رواں مالی اور آئندہ سال میں مختلف کیٹیگریز کے ہسپتالوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر رکھتی ہے تو مذکورہ ہسپتالوں کے نام، مقام اور آبادی کی تفصیل بتائی جائے؟ انہوں نے جو جواب دیا ہے محکمہ صحت نے، کہ اے ڈی پی امبریلہ پراجیکٹ "سٹینڈرڈائزیشن آف آل ڈی ایچ کیوز، ٹی ایچ کیوز ان خیبر پختونخوا" کے تحت دیر بالا میں رواں سال میں مندجہ ذیل ترقیاتی منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر، سلطان خان! پھر معذرت کے ساتھ، سر جی، یہ جو پراجیکٹ رکھا گیا تھا یہ کون سی اے ڈی پی میں شامل ہے؟ ایک، نمبر دو، اور جو پیسے آپ نے رکھے ہیں اس میں ابھی تک کتنی ریلیزز ہو چکی ہیں، آپ بتا دیں پلیز؟

وزیر قانون: سر! انہوں نے جو میرا پوائنٹ تھا اس کی تصدیق کرلی ہے، مانگا کیا تھا؟ سر! یہ دیکھ لیں کہ رواں مالی سال اور آئندہ مالی سال میں مختلف کٹیگریز کے ہسپتالوں کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تو ارادہ تو ادھر ہم نے بتا دیا، جو آپ نے ارادہ کا پوچھا ہے تو ہم نے کہہ دیا، محکمہ صحت کی اےڈی پی میں ارادے سے ہم زیادہ آگے چلے گئے، ہم نے آپ کو اے ڈی پی کا نام بھی بتا دیا، اے ڈی پی کا نام اگر آپ نے میرے خیال میں تھوڑا سا وہ عینک میرے خیال میں نمبر میں فرق آگیا ہے تو یہ 'Standardization of all DHQ, THQ in Khyber Pakhtunkhwa' تو ہم نے تو وہ آپ کو امبریلا سکیم کا نام بھی بتا دیا ہے اور دیر بالا میں رواں مالی سال میں ابھی دیکھیں، سر!

ڈیٹیلز دیکھیں، نمبر ایک، ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال اپر دیر، 151 ملین، نمبر دو، ٹی ایچ کیو ہسپتال براول، 42.368 ملین، نمبر تین، ٹی ایچ ہسپتال واڑی، 43.160 ملین، نمبر چار، ٹی ایچ کیو ہسپتال پتراک، 48.203 ملین، پھر ٹوٹل بھی آپ کے لئے کر لیا کہ آپ کو کلکولیٹر کی ضرورت بھی نہ پڑے، 84.846 ملین، ابھی آئندہ مالی سال کا آپ نے پوچھا ہے، وہ ذرا دیکھتےہیں کہ آئندہ مالی سال میں آپ نے کہا ہے کہ کوئی نئے منصوبے شامل ہیں؟ تو ہم نے آپ کو سچ بتا دیا، ابھی جھوٹ تو نہیں بتا سکتے، آپ کو بتا دیا کہ فنانشل وہ ہے تو ساری ڈیٹیل موجود ہے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: تھینک یو آنریبل منسٹر۔ ثناءاللہ صاحب! کوئسچن پہ اتنی ڈسکشن نہیں ہو سکتی ہے، آپ اگر مطمئن نہیں ہیں تو Kindly دوبارہ کوئی فریش کوئسچن لے آئیں یا نوٹس دے دیں۔

<u>صاحبزادہ ثناءاللہ</u>: جناب سپیکر صاحب! سلطان خان سے میری ریکویسٹ اس میں یہ ہے کہ یہ جو سکیم ہے یہ ہے 2016-17 کی، 2016-17 سے ابھی تک اس میں ایک روپیہ ریلیز نہیں ہوا ہے، یہ عنایت اللہ صاحب گواہ ہیں، یہ تین ہسپتال ہیں، بادشاہ صالح بھائی گواہ ہیں، حلقے میں تین ہسپتال ہیں اور ایک بھی ہسپتال میں ابھی تک ایک روپے کی ریلیز نہیں ہوئی ہے، یہ شامل ہیں 2016-17 کی اےڈی پی میں، 2016-17 سے ابھی تک اس میں ایک پیسہ ریلیز نہیں ہوا ہے، یہ Standardization میں یہ کیا کہہ رہے ہیں، سر! جواب بھی کیسا، اور یہ عنایت اللہ صاحب کوبھی، یہ بادشاہ صالح صاحب کو بھی پتہ ہے، پتراک ہسپتال اسی کا ہے۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر۔
جناب مسند نشین: عنایت اللہ صاحب۔
جناب عنایت اللہ: ہم نے ان پراجیکٹس کی Opening کی ہے، اپنے حلقوں کے اندر ہم نے Opening کی ہے اور اب وہ ہمارے بورڈز جو ہیں ہسپتالوں کے اندر، لوگوں نے غصے سے اکھاڑ کے پھینک دیئے ہیں کیونکہ انہوں نے، ابتدائی طور پر کنٹریکٹر نے کھدائی کی، کچھ Initial کام کیا، اس کو ایک پیسہ بھی کنٹریکٹر کو نہیں ملا، انہوں نے اس کو Incomplete چھوڑا ہوا ہے اور وہ ہاسپٹلز جو ہیں وہ جگہ جگہ ان کے اندر، مثلاً میرا جو تحصیل ہیڈکوارٹر ہاسپٹل ہے اس کے اندر باقاعدہ کام شروع ہوا تھا اور جب کنٹریکٹر کو پتہ چلا کہ اس میں تو ایک پیسہ بھی نہیں ہے تو بس اس نے چھوڑ دیا، یہ یات بالکل درست کہتے ہیں کہ اس پر عملاً ایک پیسہ بھی ابھی تک ریلیز نہیں ہوا ہے۔
جناب مسند نشین: تھینک یو۔
وزیر قانون: اس ایشو کے اوپر میں صرف یہی کہوں گا کہ یہی پرابلمز تھے تب ہی حکومت نے اس دفعہ ریشنلائزیشن کی ہے، نئے پراجیکٹس جو ہیں اگر اے ڈی پی کو آپ دیکھ لیں تو یہ بحرحال Reflectہوئے ہیں لیکن ان کا گلہ ہے کہ ریلیز اس میں نہیں ہو رہی ہے اور اس کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے یا نہیں ہو رہا ہے یا Slow ہے، جو بھی ہے تو اسی وجہ سے صوبائی حکومت نے اس اے ڈی پی میں 70 پرسنٹ یعنی ستر فیصد Ongoing schemes ڈالی ہیں، تیس فیصد نئی سکیمز ہیں تو ان شاءاللہ ابھی تو بجٹ پاس ہوا ہے، ابھی ریلیزز ہونی ہیں تو اسی پالیسی کے اندر یہ جتنے بھی پراجیکٹس ہیں ان کو ریلیزز ابھی شروع ہو جائیں گی، کل میری لیڈر آف

اپوزیشن اکرم درانی صاحب سے بھی بات ہوئی ہے ریلیزز کے اوپر، انہوں نے بھی کہا تھا کہ ریلیزز نہیں ہو رہی ہیں تو چیف منسٹر صاحب سے بھی بات ہوئی تو ابھی ریلیزز ہوں گی اور اس پر آپ دیکھیں گے کہ کام کی رفتا ر تیز سے تیز تر ہوتا جائے گا۔

صاحبزادہ ثناءاللہ: یہ فیس بک پر حکومت چل رہی ہے، میری فیس بک پر آپ کی حکومت چل رہی ہے، یار! فیس بک حکومت پتہ نہیں کدھر گرے گی، یہ کون سے سمندر میں گرے گی؟

جناب مسندنشین: جناب اکرم خان درانی۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! اس میں کوئی شک نہیں جو ہمارے سامنے دو منسٹرز بٹھائے ہیں ایک کا نام ہے سلطان خان دوسرے کا نام ہے لودھی صاحب، یہ انتہائی شریف النفس انسان ہیں اور میرے خیال میں جس طرح وہ لحاظ رکھتے ہیں اس پہ ہمیں کوئی ان سے ذاتی طور پر نہیں، میں تو گورنمنٹ کو چلانے کے لئے ایک تجویز دے رہا ہوں آپ کے Through چیف منسٹر صاحب کو کہ اگر آپ نے حکومت چلانی ہے، آپ نے اس اسمبلی کو چلانا ہے تو خدارا ان دو وزیروں کو کوئی اچھی منسٹریاں دے دیں جو یہاں پر اس کے یہ جوابات دے رہے ہیں، وہ ان کو دے دیں، آپ کی تھوڑی سی جو عزت رہ رہی ہے وہ ان دو بندوں کی وجہ سے یہاں پر ہے، تو اگر سلطان صاحب بیچارہ بہت کوشش بھی کرے تو، چونکہ وہاں انچارج منسٹر دوسرا ہوتا ہے، یہ جو یہاں پر ایشورنس دیتا ہے پھر اس پر وہ عمل نہیں کرتا اور پھر اس میں سلطان صاحب کی پوزیشن بڑی خراب ہوتی ہے، ہم بھی تین مہینے سے ایک بات پہ آپس میں شروع ہے، جرگے کر رہے ہیں لیکن یہ دوبندے بڑی محنت سے کام کر رہے

ہیں، اس پر ہمیں کوئی وہ نہیں ہے لیکن وہاں سے جو کچھ Decision، فیصلے کی قوت مجھے نظر نہیں آرہی ہے تو میں تو آپ کے توسط سے سلطان خان اور لودھی صاحب کو، چونکہ یہ یہاں پر بڑے کام کرتے ہیں، ابھی آپ دیکھیں، میرے خیال میں صرف ایک کریم خان ہیں اور ایک لودھی صاحب ہیں اور یہ سلطان صاحب ہیں، مجھے تو کوئی دوسرا منسٹر پورے ہاؤس میں نظر نہیں آرہا ہے، ابھی اس حکومت نے سلطان خان کو ٹھیکہ دیا ہے، سارا ٹھیکہ اس کو دیا ہے کہ آپ نے یہاں پر جانا ہے اور پھر آپ نے سوالات کے جوابات دینے ہیں، حکومتیں اس طرح نہیں چلتی ہیں، اگر کسی منسٹر کو آپ یہاں پر ذمہ دار ٹھہراتے ہیں تو ہدایات بھی دے دیں کہ وہ جو بھی یہاں پر آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو ہدایات دے اس پہ عمل بھی ہو، تو ہم تو سلطان صاحب کو اور بھی مضبوط کرنا چاہتے ہیں لیکن تھوڑی سی وہ خود بھی جو بات یہاں پر کر لیں اس پہ پھر عملاً نکالنے کی حد تک کوشش کریں، باقی ا س میں کوئی شک نہیں ہے کہ بڑی محنت سے خوبصورتی سے ہمیں جواب بھی دے رہے ہیں لیکن میٹھی باتوں سے تو لوگ اپنے ووٹروں سے تنگ آچکے ہیں، جو ہم وہاں پر اپنے ووٹروں سے کرتے ہیں، اگر یہاں پر بھی ساری باتیں میٹھی باتیں ہوں اور ان پر عمل نہ ہو تو میرے خیال میں پھر وہ مقصد نہیں نکلے گا لیکن ہم ان دونوں کا احترام کرتے ہیں اور پھر ایک بار یہی سفارش کرتے ہیں کہ ان کو کوئی اچھی وزارت دے دیں جو Main کام کی ہے اور یہاں پر جو جواب دے رہے ہیں۔

جناب مسندنشین: کوئسچنز نمبر 1828 and 1906، جناب خوشدل خان صاحب جو کہ موجود نہیں ہیں، چھٹی پہ ہیں تو لیپس۔
محترمہ ثمر ہارون بلور صاحبہ، کوئسچن نمبر 1843 اور 1842، موجود نہیں ہیں لیپس،
عباسی صاحب! ابھی تو وہ ہوگئے ہیں آپ اسے کسی دوسری کوئسچن کے ساتھ Attached کر سکتے ہیں، آگے بھی ہیلتھ کے کوئسچنز ہیں، کوئسچن نمبر 1848، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔
* 1848 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر کے سرکاری ہسپتالوں اور ایم این سی ایچ سنٹروں کو نوزائیدہ بچوں کے لئے کتنی کتنی رقم دی گئی، اس کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے، نیز مذکورہ عرصہ کے دوران ان ہستالوں/سنٹروں میں زچگی کے دوران نوزائیدہ بچوں اور ماؤں کی ہلاکتوں کی تعداد کی تفصیل بھی ضلع وائز فراہم کی جائے؟
جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ محکمہ صحت نےزچہ اور بچہ کی صحت اور اموات سے بچانے کے لئے ایک جامع پروگرام ایم این سی ایچ کے نام سے جاری ہے، اس پروگرام کے تحت زچہ اور بچہ کی صحت کے لئے نہ صرف ادویات اور باقی سہولیات مہیا کی ہیں بلکہ ان ماؤں کو 'CM Special Initiative for Mother & Child Health' کے تحت مالی امداد بھی دی جاتی ہے، یہ امداد ان ماؤں کو دی جاتی ہے جن کی زچگی سرکاری ہسپتالوں میں ہوئی ہو یا وہ دوران حمل سرکاری ہسپتالوں میں معائنہ کرواتی ہوں،

یہ مالی امداد براہ راست صوبائی ایم این سی ایچ پروگرام کے دفتر سے ایک مخصوص طریقہ کار سے ہر ضلع میں دی جاتی ہے، اس کی تفصیلی رپورٹ 2013 سے 2018 تک منسلک ہے، مزید برآں اس دوران جو متعلقہ اضلاع میں ماؤں اور نوزائیدہ بچوں کی اموات کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ جناب سپیکرصاحب۔ جناب سپیکر صاحب! یہی بات ہے کہ آج بارہ سوالات ہیں ایجنڈے کے اوپر صحت کے حوالے سے اور میرے خیال میں منسٹر صاحب کو آج موجود ہونا چاہیئے تھا، کنسرنڈ منسٹر کے علم میں لانا، یہ ان کے لئے بہتری ہوتی، ان کے محکمے کے حوالے سے میرا جو سوال ہے اس میں انہوں نے جو جواب دیا ہے، اس میں دو تین یہ سپلیمنٹری کوئسچنز ہیں، ایک تو یہ ہے کہ مخصوص طریقہ کار کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، اس کی اگر وضاحت کی جائے کہ مخصوص طریقہ کار کونسا طریقہ کار ہے؟ اور دوسرا یہ ہے کہ شہری علاقوں میں تو کچھ حد تک یہ چیز Implement ہوتی ہوگی لیکن دیہاتی ہاسپٹلز میں اور بی ایچ یوز میں جو انہوں نے بتایا ہے تو آیا اس کی Implementation ہے یا نہیں ہے؟ اور تیسرا اس میں سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ رقم دینے کے حوالے سے انہوں نے اس کے ساتھ ایک چارٹ لگایا ہوا ہے، اس چارٹ میں دسمبر کے مہینے کے فگرز بتائے گئے ہیں لیکن باقی وہ چارٹ تو سارا زیرو زیرو سے بھرا ہوا ہے لیکن اس میں بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اگر سلطان خان صاحب خود بھی سکرین پہ وہ دیکھ لیں تو بہت زیادہ Blurred ہے، اس میں کسی چیز کی سمجھ آنہیں رہی ہے لیکن بڑی مشکل سے یہی ایک

اس میں لائن نظر آئی ہے تو اگر اس کی بھی وضاحت ہو جائے تو بہتر ہے، شکریہ۔

جناب مسند نشین: جناب لاء منسٹر۔

جناب سلطان محمدؐ خان (وزیر قانون): سر! انہوں نے ایک سوال پوچھا ہے اور بڑی ڈیٹیل کے ساتھ اس کا جواب بھی دیا گیا ہے، اس میں جو انہوں نے میرے خیال میں تو، باقی ان کو جو فگرز دیئے گئے ہیں، انہوں نے دیکھے ہیں تو وہ میرے خیال میں اس سے Satisfied ہیں یہ تین سپلیمنٹری جو انہوں پوچھے ہیں، اس میں تو ایک تو جو مخصوص طریقے کے بارے میں انہوں نے پوچھا ہے تو سر! وہ اس وقت میرے خیال میں، یہ اس سے پہلے جو بات ہوئی کہ یہاں پر جوابات نہیں آتے ہیں، سیریس نہیں ہوتے ہیں، گول مول ہوتے ہیں تو میڈم جو ہیں اس دن انہوں نے ایک سوال پوچھا تھا ایکسائز کے بارے میں میرے خیال میں، تو اس طرح بھی نہیں ہے، سر! میں بڑی ریکویسٹ کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ادھر ہم ایک بات کرتے ہیں تو اس کے اوپر کوئی ایشورنس پھر نہیں پوری ہوتی، میرے خیال میں میڈم اس کی گواہی دیں گی کہ میں نے یہاں پر ایکسائز والوں کو ہدایات دے دی تھیں فلور آف دی ہاؤس کہ ان کو ڈیٹیلز بھیج دی جائیں، تو کل مجھے ایکسائز والوں نے بتایا کہ ہم نے میڈم کے گھر وہ ساری ڈیٹیلز بھیج دی ہیں، تو درانی صاحب بھی بیٹھے ہیں میرے خیال میں جو محکمہ اس طرح سے اچھا کام کرتا ہے کہ یہاں پر میں نے ڈائریکشن دی اور انہوں نے گھر جا کر حمیرا خاتون بی بی کو وہ ساری جو ڈیٹیلز تھیں وہ گھر پہنچائیں، ان کو اسی دن فراہم کیں تو میرے خیال میں Appreciate بھی

ہونا چاہیئے کہ اگر حکومتی ڈیپارٹمنٹس کوئی اچھا کام بھی کرتے ہیں۔ سر! یہاں پر انہوں نے جو ڈیٹیل پوچھی ہے کہ مخصوص طریقہ کار کیا ہے؟ تو وہ تو Obviously ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ دیکھتا ہے، وہاں پر ہر ضلع کے اندر جو ضرورت ہوتی ہے، ضرورت کی حد تک دیکھا جاتا ہے، کچھ علاقوں میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے، چونکہ On the door step یہ Facilities موجود نہیں ہوتیں تو فیلڈ ورکر سے بھی یہ جو کام ہے وہ لیتے ہیں لیکن اگر اس کی پالیسی کے بارے میں وہ جاننا چاہتی ہیں تو میں ضرور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ یہاں پر ہیں، ان سے میں یہ ڈائریکٹ کروں گا کہ میڈم کو آپ کو جو Criteria ہے یا پالیسی ہے تو اس کی کاپی میڈم کو آپ دیں تاکہ وہ ا س کو دیکھ لیں، اس کے بعد اگر ان کے کوئی خدشات ہیں تو وہ ہاؤس میں لا سکتی ہیں۔ یہ اس میں دیہی علاقے اور شہری علاقوں کا نہیں ہے بلکہ دیہی علاقے تو زیادہ اس میں ٹارگٹڈ ہیں کیونکہ شہری علاقوں میں تو پھر بھی سہولیات موجود ہوتی ہیں دیہی علاقوں میں سہولیات کا فقدان بھی ہوتا ہے۔ تیسرا انہوں نے جو رقم کے بارے میں، چارٹ کے بارے میں پوچھا ہے تو وہ اگر مجھے بھیج دیں، میری سکرین یہاں پر نہیں کھل رہی تو وہ Specific line بھیج دیں جو وہ نظر نہیں آرہی یا ا س میں کوئی ابہام ہے یا کوئی کلیئر نہیں ہے تو وہ ابھی میں ان کو فگر لکھ کر ان کے پاس بھیج دیتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: مائیک آن کریں حمیرا خاتون صاحبہ کا۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: سلطان خان صاحب! شکریہ۔ ایکسائز کے حوالے سے بھی ان کا

میں شکریہ ادا کرتی ہوں، ان کی بات بالکل ٹھیک ہے، اسی دن انہوں نے مجھ سے رابطہ بھی کیا اور میں نے ان کو کہا بھی کہ اگلے دن اجلاس ہے میں وہیں پہ لے لوں گی لیکن انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈی جی صاحب کی ہدایات ہیں کہ ہم آپ کو یہ فوری پہنچائیں تو مجھے اسی دن گھر پہ جواب مل گیا تھا اور میں اس سے مطمئن بھی ہو گئی۔ اس کے لئے میں سلطان خان صاحب سے ریکویسٹ کروں گی کہ اگر یہ پالیسی کاطریقہ کار پلیز اگر ہو جائے تو یہ بہتر ہوگا اور یہ جو اگلی لائن جو ہے یہ چارٹ کی، یہ میں ابھی آپ کو بتاتی ہوں، شکریہ جی۔

جناب مسند نشین: کوئسچن نمبر 1849، محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ۔

* 1849 _ محترمہ حمیرا خاتون: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں ڈینگی سے متاثرہ کتنے مریض جاں بحق ہوئے ہیں، اس کی ضلع وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران حکومت نے ڈینگی کے وبائی مرض پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور اس مقصد کے لئے کتنی رقم خرچ کی گئی ہے، اس کی ضلع وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) جی ہاں، گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں ڈینگی سے متاثرہ مریضوں اور اموات کی ضلع وائز تفصیل درج ذیل ہے:

2013 میں اموات کی تفصیل

ضلع	تعداد مریضاں	اموات

ایبٹ آباد	56	1
بونیر	26	1
ملاکنڈ	474	1
سوات	9037	36
پشاور	177	4

2014 میں اموات کی تفصیل

اس سال ڈینگی سے متاثرہ مریضوں کی تعداد 907 تھی اور اللہ کے فضل سے کوئی فوتگی نہ ہوئی۔

2015 میں اموات کی تفصیل

اس سال ڈینگی سے متاثرہ مریضوں کی تعداد 2285 تھی اور اللہ کی مہربانی سے ڈینگی سے کوئی فوتگی نہیں ہوئی۔

2016 میں ڈینگی اموات کی تفصیل

اس سال مریضوں کی تعداد 998 تھی اور اس سال بھی کوئی مریض فوت نہیں ہوا۔

2017
میں ڈینگی میں اموات کی تفصیل

ضلع	مریض	اموات
پشاور	23541	65
مردان	2369	1
ایبٹ آباد	142	4
ٹوٹل	24052	70

2018 میں ڈینگی اموات کی تفصیل

اس سال مریضوں کی تعداد 740 تھی اور کوئی مریض فوت نہیں ہوا۔

(ب) اس سلسلےمیں عرض ہے کہ محکمہ صحت ملیریا، ڈینگی اور لشمینیا کے علاج وتدارک کے لئے Integrated Vector Control Program کے نام سے پروجیکٹ چلا رہا ہے جس کی کل مالیت 442.177 ملین ہے جس میں اب تک 359.817 ملین ہو چکے ہیں۔ جہاں تک ضلع وائز رقم کی Allocation اور خرچے کا تعلق ہے تو مذکورہ پروگرام ڈینگی

مچھر پر قابو پانے کے لئے مچھر مار دوائیں (Insecticide) اور (Larvicide) خریدتا ہے اور مختلف اضلاع کو ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کی جاتی ہیں۔

حکومتی اقدامات برائے ڈینگی کنٹرول

(1) ملیریا کنٹرول پروگرام نے ڈینگی مچھر پر قابو پانے کے لئے مچھر مار دوائی خریدی ہے اور مختلف اضلاع کو ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کیا جاتا ہے۔

(2) ملیریا کنٹرول پروگرام نے ڈینگی مچھر پر قابو پانے کے لئے مچھر کے بچوں ختم کرنے کے لئے لاروی سائیڈ (Larvicide) خریدی ہے اور مختلف اضلاع کو ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کیا جاتا ہے۔

(3) ملیریا کنٹرول پروگرام نے ڈینگی مچھر پر قابو پانے کے لئے مچھر مار دوائی کو سپرے کرنے کے لئے مختلف سپرے مشین اور سپرے پمپ خریدے ہیں اور مختلف اضلاع کو ان کی ضرورت کے مطابق فراہم کیا ہے۔

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: جناب سپیکر! یہ جو میرا دوسرا سوال ہے اس میں میں نے الگ الگ اضلاع کے حوالے سے پوچھا تھا لیکن اس میں الگ الگ اضلاع کے حوالے سے تو اموات کی اور اضلاع کے لحاظ سے کچھ ڈیٹیلز بتائی گئی ہیں لیکن اس میں اموات کی جو ڈیٹیلز ہیں اس میں مجھے کچھ تھوڑا سا تضاد نظر آیا ہے، مجھے نہیں لگ رہا کہ یہ ، یعنی اس میں یہ تفصیل نہیں بتائی گئی کہ کونسی Specific dates میں یہ اموات کی جو انہوں نے ہمیں ڈیٹیلز دی ہیں یہ کون سی Date سے کون سی Date تک ہے؟ میرے خیال میں انہوں نے کل کی دی ہے جس سے مجھے کچھ اضلاع کا اندازہ تھا کہ وہاں پہ اموات کتنی ہوئی تھیں؟ اور ان دنوں کی کٹنگ جو

اخبارات میں آئی تھیں یہ اس کے مطابق بالکل نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ جو مالیت کا پوچھا گیا تھا کہ کس ضلع میں کتنی رقم دی گئی ہے؟ اس لحاظ سے بھی اس میں کمی ہے، انہوں نے کل کا بتایا گیا ہے اور الگ الگ اضلاع کے حوالے سے نہیں بتایا گیا تو اگر تھوڑی سی یہ ڈیٹیل بھی بتائی جائے۔ شکریہ۔

جناب مسند نشین: جناب منسٹر لاء۔

جناب سلطان محمد خان (وزیر قانون): سر! یہ ڈینگی کے بارے میں انہوں نے پوچھاہے اور محکمے نے پورا جواب بھی دے دیا ہے 2013 سے، وہ Dates کا کہہ رہی ہیں لیکن ائیر وائز بتایا گیا، 2013 میں اموات کی تفصیل ہے، اس میں ضلعے ہیں، مثلاً۔۔۔۔۔

جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! اس میں میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

وزیر قانون: ٹھیک ہے، سر! ضمنی سوال کریں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے جناب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب! یہاں پر ڈینگی کے حوالے سے نیب کو بھی ابھی اس کے بارے میں خطوط بھی لکھے گئے ہیں اور جو کمیٹی بنائی گئی تھی انہوں نے اس طرح کیا ہے کہ Financial bid جو ہے وہ Technical bid سے پہلے منگوائی ہے اور پھر جو کمپنیاں تیس فیصد ریٹ کم پہ دے رہے ہیں ان کو Ignore کر کے اور ، M/S Alapphigean Enterprises کو انہوں نے ایک من پسند آدمی کو دیا ہے جس کی ڈیٹیل میرے پاس موجود ہے وہ میں منسٹر صاحب کو بھی دے دوں گا، لیکن میری تجویز ہے کہ اس کی شفافیت کے لئے اگر منسٹر صاحب ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجیں اور اس

سٹینڈنگ کمیٹی میں ہم دیکھیں کہ اس کا جو ٹھیکہ دیا گیا تھا وہ فرم اس قابل تھی؟ چونکہ یہاں پر جو بتایا گیا ہے کہ Procurement Committee نے Approval جو دی تھی وہ صرف جنرل سپلائیر ہے اس کو وہ دے بھی نہیں سکتے ہیں تو بڑی ایک معقول سی، اس میں کرپشن کی جو باتیں ہیں تو اگر سلطان صاحب مناسب سمجھتے ہیں تو یہ ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو آپ بھیج دیں اور وہاں پر پھر میں خود بھی اور میرے خیال میں عنایت اللہ خان صاحب کے پاس بھی کچھ پروف ہیں اور وہ میں آپ کو بھی دے دوں گا جو کچھ ڈیٹیل میرے پاس آئی ہے اور جن لوگوں نے کم ریٹ دیئے تھے ان کو نہیں دیا تھا اگر ایک کام کا آغاز کرپشن کی بنیاد پہ ہو تو وہاں پر بیمار کا علاج کس طرح ہوگا؟

<u>جناب مسند نشین</u>: جنا ب لاء منسٹر۔

<u>وزیر قانون</u>: سر! میں پہلی جو موؤر ہیں کوئسچن کی محترمہ حمیرا خاتون صاحبہ، انہوں نے ڈینگی کے بارے میں پوچھا ہے اور Statistics بھی پوچھی ہیں کہ صوبے بھر میں کتنے اضلاع متاثرہ ہیں تو محکمے نے بڑا ٹھیک ٹھاک صحیح جواب دیا ہے، 2013 کی الگ دی ہے، ضلع وائز بھی دی ہے یعنی مثلاً اگر، For example ایبٹ آباد دیکھ لیں تو مریض 56تھے اور اموات جو ہیں وہ ایک موت اس میں ہوئی تھی اس وقت، پھر بونیر، ملا کنڈ، سوات اور پشاور کی فگرز بھی ہیں، 2014 میں ہے کہ یہ نسبتاً اچھا سال تھا متاثرہ مریض تو 907 تھے لیکن اس سال کوئی فوتگی نہیں ہوئی تھی، 2015 میں جو اموات کی تفصیل ہے اس سال بھی مریضوں کی تعداد 2285 ہو گئی تھی لیکن ڈینگی سے کوئی فوتگی نہیں ہوئی تھی، پھر 2016 جو ہے سر، اس میں بھی اسی

طرح تھا، 2017 کا سال جو تھا وہ تھوڑا سا Critical تھا اس میں مجھے ابھی بھی یاد ہے، میڈیا پر بھی بہت آیا تھا اور بہت ایک خوف کا ماحول بھی تھا ڈینگی کے بارے میں، تو 2017 کی فگرز تھوڑے زیادہ ہیں پشاور میں، یعنی 23541 مریض تھے اور 65 اموات اس وقت 2017 میں ہوئی تھیں، مردان میں 2369 مریض اور ایک موت ہوئی تھی، ایبٹ آباد میں چار اموات ہوئی تھیں اور ٹوٹل جو ہے وہ ستر اموات اس سال ہوئی تھیں، 2018 میں مریضوں کی تعداد 740 تھی لیکن کوئی فوت نہیں ہوا تھا تو پھر ہم نے 2018 میں ہم نے Recover کیا 2017 سے سبق سیکھ کر ہم نے اس کے لئے اور بہتر پلاننگ کی اور 2018 میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہم نے Improve کیا، کوئی موت نہیں ہوئی شکر الحمد اللہ اور اس سال بھی ہم پورا، چونکہ ابھی یہ موسم جو ہے سٹارٹ ہو بھی چکا ہے، تقریباً ہونے والا بھی ہے تو اس کی وجہ سے یہ سارے Precautionary measures لئے جاتے ہیں تو ساری فگرز یہاں پر موجود ہیں، اور اگر وہ کوئی باقی ڈیٹیلز انہوں نے کوئی نشاندہی کی ہے کہ اگر باقی کوئی ڈیٹیلز وہ چاہتی ہیں تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو، کیونکہ وہ ممبر ہیں اس ہاؤس کی الیکٹڈ ممبر ہیں تو وہ ان کی خدمت میں بالکل ہر وقت حاضر ہیں، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ ان کو ساری ڈیٹیلز دے دے گا۔ درانی صاحب ہمارے محترم ہیں، انہوں نے، کوئی ان کے پاس، میں نے تو دیکھے نہیں ہیں ان کے پاس کوئی میٹریل ہے وہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں کوئی Irregularities وہ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں تو سر! میری ریکویسٹ یہ ہوگی، چونکہ میں درانی صاحب سے ریکویسٹ ہی کر سکتا ہوں میں اور اس

سے زیادہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتا ہوں۔
میری ریکویسٹ یہ ہے کہ چونکہ یہ آپ نئی ایک انفارمیشن اس ہاؤس کے سامنے آپ رکھ رہے ہیں تو Kindly اگر اس کو سیکرٹریٹ میں جمع کر لیا جائے، سر! اس میں مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو بھی ایک موقع مل جاتا ہے کہ وہ اپنا Written جواب اس کے اوپر دے دے گا تب آپ نے اگر محسوس کیا کہ پھر بھی اس ایشو کو جانا چاہئیے تو میں پھر کمٹمنٹ کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہم اس کو سٹینڈگ کمیٹی میں بھیج دیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: نذیر عباسی صاحب! مائیک آن کریں نذیر عباسی صاحب کا۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ بہت شکریہ۔ سپیکر صاحب! میرا بھی ہیلتھ سے Related question ہے، چونکہ ہماری حکومت کی ہیلتھ اور ایجوکیشن ترجیح ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جو دیہی۔۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: آپ کوئسچن نہیں کر سکتے، ضمنی اس میں آسکتا ہے۔

<u>جناب نذیر احمد عباسی</u>: سر! میں اس میں Add کر رہا ہوں، اس میںAdd کر رہا ہوں کہ دیہی علاقوں میں جتنے بی ایچ یوز ہیں اور خاص طور میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ اس میں شاید ایک یا دو ڈاکٹر ہوں گے پورے حلقے میں، ڈاکٹرز نہیں جاتے وہاں پہ اگر ان کی ٹرانسفر بھی کی جاتی ہے تو اپنی جگہ کسی اور کی ڈیوٹی لگوا لیتے ہیں یا کہیں اور چلے جاتے ہیں تو جہاں پہ ہم اربن ایریاء میں چیزوں کو بہتر کر رہے ہیں تو یہ خاص توجہ کی ضرورت ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ ایک طرح کی ایمرجنسی ہے، لوگ نقل مکانی کرتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ

ان کے آبائی علاقوں میں جو سہولتیں ہیں وہ انہیں نہیں ملتی ہیں تو آپ اگر ڈیٹا منگوائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ بہت سے بی ایچ یوز ہیں، بہت سارے، بلکہ 80 تا 90 پرسنٹ جو بی ایچ یوز ہیں جہاں پر ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں، تو میں یہ چاہوں گا کہ اس پر خصوصی توجہ دی جائے، خاص طور پہ جو دور دراز علاقے ہیں اور پہاڑی علاقے ہیں ان پہ، اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئیے بالکل ڈاکٹر نہیں ہیں، کلاس فور بیٹھے ہوئے ہیں اور بی ایچ یوز بند پڑے ہوئے ہیں یا ان پر متعلقہ لوگ نہیں ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ جناب آنرایبل لاء منسٹر، آپ یہ Minister concerned کو ڈائریکٹ کریں گے اور Kindly اس Matter کو دیکھ لیں، وہ بھی اور اس پہ محکمے کو کوئی اپنی ڈائریکشن بھی دے دیں۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! نذیر عباسی صاحب ہمارے بھائی ہیں، ہر وقت جو ہے پبلک ایشوز پر بات کرتے ہیں اور بہت ضروری ایشوز ہوتے ہیں اور میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آؤٹ آف ٹرن ان کو موقع بھی دیا، کیونکہ یہ بہت اہم ایشو تھا اور سر! یہ جو ہیلتھ میں ریفارمز ہیں تو یہ اسی لئے ہیں، ابھی اگر آپ دیکھیں جو ہم نے ڈومیسائل پالیسی ہیلتھ میں بنائی ہے کہ ہر ڈاکٹر، جس کا ڈومیسائل جس ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتا ہے وہاں پر اس کی ٹرانسفر کی جاتی ہے اور کر بھی لی ہے اور پہلے اس پہ تھوڑا شور تھا لیکن ابھی ڈاکٹرز نے بھی محسوس کیا ہے اور میری جتنے ڈاکٹرز سے، کیونکہ میری فیملی میں بھی ڈاکٹرز ہیں، یہ تو نہیں ہے کہ ہم کسی باہر ملک سے آئے ہیں اور یہاں پر

کوئی کسی دوسری قوم کے اوپر ہم حکمرانی کر رہے ہیں، یہ تو ہمارے اپنے لوگ ہیں، تو میری فیملی میں بھی بہت ڈاکٹرز ہیں تو وہ بھی کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک ایشو جو ہے اس کے اوپر ڈاکٹرز کو کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے، اگر سب کے ساتھ برابر سلوک کیا جائے تو وہ راضی ہیں اور یہ سلسلہ شروع بھی ہو چکا ہے تو اس سے بھی فائدہ ہوگا، کیونکہ جب ضلع کو یہ ڈاکٹرز جائیں گے، پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ سارے لوگ یا پشاور میں یا ایبٹ آباد میں یا اس طرح کے اربن سنٹر میں وہ ٹرانسفر، پوسٹنگ چاہتے تھے، ابھی یہ پالیسی آگئی ہے، جوڈیشری نے بھی اس میں ہمارے ساتھ ریفارمز لانے میں بھی انہوں نے ایک رول پلے کیا ہے، انہوں نے یہ ڈائریکشنز دے دی ہیں کہ چونکہ یہ قانون کے مطابق ہے تو اس کے اوپر کسی قسم کا سٹے آرڈر نہیں ہونا چاہئیے تو وہاں سے بھی ہمیں سپورٹ مل گئی ہے، اور باقی جو ہے جب یہ پراسیس پورا ہوگا تو جس طرح عباسی صاحب کہہ رہے ہیں، یہ بی ایچ یو لیول پہ پھر کمی تب ہوتی ہے کہ ضلع میں ڈاکٹرز نہیں ہوتے، تو میں یہ ڈائریکشن کرتا ہوں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کو کہ آپ ہر ضلع کے اندر ایک Exercise کریں اور یہ دیکھیں کہ کون کونسی بی ایچ یوز میں ڈاکٹرز نہیں ہیں، تو وہاں پر جو موجودہ پول آف ڈاکٹرز ہیں ان میں سے آپ پوسٹنگ اور ٹرانسفر کے ذریعے آپ ان بی ایچ یوز کو آپ ان کی ٹرانسفر کریں۔ سر! ایک اور بات میں آپ کے علم میں اور آپ کے توسط سے ہاؤس کے علم میں لانا چاہ رہا ہوں کہ ڈاکٹرز کے حوالے سے جو ایک ایشو چل رہا تھا تو اس کے اوپر چیف منسٹر صاحب نے ایک

کیبنٹ کمیٹی بھی بنا لی ہے، میں اس کو چیئر کر رہا ہوں، منسٹر سی اینڈ ڈبلیو اور ایگری کلچر منسٹر جو ہیں وہ اس کے ممبرز ہیں تو ان شاءاللہ ہم آنے والے دنوں میں ان کے ساتھ بیٹھیں گے اور جو ہم نے اس وقت تک یہ جو ایکٹ ہے ریجنل ہیلتھ اتھارٹی کا وہ بھی ہم نے روک دیا ہے، ان کے ساتھ ہم بیٹھ کر ان کا موقف بھی سنیں گے، اپنامؤقف بھی بتائیں گے اور ان شاءاللہ ایک Consensus کے ساتھ، کیونکہ صوبے کی خدمت کرنی ہے اور کوئی غرض یا مقصد تو ہے نہیں، تو ڈاکٹرز کا بھی سنیں گے اپنا بھی ہم بتائیں گے، اس کے بعد ایک Consensus کے ساتھ Decision لے کر ان شاءاللہ اس صوبے کے ہیلتھ سسٹم کو ٹھیک کرنا ہے جی۔

<u>Mr. Chairman</u>: Thank you, Question No. 1923, Janab Inayatullah Sahib.

* 1923 _ <u>جناب عنایت اللہ</u>: آیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ایل آر ایچ ، کے ٹی ایچ ، ایچ ایم سی، ایوب ٹیچنگ ہسپتالوں میں کتنے جنرل سرجری اور سپیشلائزڈ کے یونٹس ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی منظوری کے بعد محکمہ خزانہ کو ایچ آر ڈیٹا کے نافذ کرنے کی درخواست کی گئی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے کہ اس کی موجودہ پوزیشن کیا ہے، آیا حکومت اس کو اب بھی نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت) (جواب وزیر قانون نے پڑھا)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومت خیبر پختونخواہ نے اس ضمن میں صوبائی سپیشل سیکرٹری خزانہ کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی تھی، جن کی اس حوالے سے دو میٹنگز بھی منعقد کی گئی تھیں تاکہ حکومت کو اس حوالے سے سفارشات مرتب کر کے دیں، تاہم بعد میں حکومت نے یونیورسل ہیلتھ کوریج کے تحت یہ فیصلہ کیا کہ صحت سہولت کارڈ کا پروگرام صوبے کی تمام آبادی تک پھیلایا جائے گا۔

جناب عنایت اللہ: سپیکر صاحب! اس سے پہلے کہ میں اپنے سوال کے اوپر ضمنی سوالات کر رہا ہوں، آپ کی توجہ چاہتا ہوں، سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں، سپیکر صاحب!

جناب مسند نشین: جی جناب!

جناب عنایت اللہ: اس سے پہلے میں نے جو سوال کیا ہے اس کے اوپر ضمنی سوال کروں، ایک لیگل نقطہ ہے کہ سلطان خان نے ٹھیکہ لیا ہوا ہے اور ہر وقت ہر منسٹر کے Behalf پہ یہ لیز ہیں اور پوری کیبنٹ کے Behalf پہ جواب دیتے ہیں اور پھر آرٹیکل 130 کا حوالہ دیتے ہیں، تو آرٹیکل 130 کے اندر اسمبلی کے سامنے Collective responsibility کی بات ضرور ہے، لیکن یہ بھی نہیں ہے کہ اسمبلی کے اندر جو کوئسچنز ہیں، ہر کوئسچن کا روزانہ یہی ٹھیکہ لے گا اور آرٹیکل 130، اگر یہ آرٹیکل 130 کے حوالے سے کہتے ہیں کہ Cabinet collectively responsible ہے تو جس ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو بھی غلط Decision ہوتا ہے اس کا بھی ہر منسٹر پھر Responsible ہوگا، Accountable ہوگا تو یہ Interpretation بھی کریں گے کہ جس ڈیپارٹمنٹ کے اندر جو غلط کام ہوتا ہے اس کا بھی ہر منسٹر جو ہے Accountable، Collectively ساری کیبنٹ Collectively responsible ہوگی،

یہ جو رولز آف بزنس بنے ہیں اس کے ابتداء پہ لکھا ہوا ہے،

In pursuance of the provision of clause (2) of Article 67 read with Article 127 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, the Governor of Khyber Pakhtunkhwa made Rules for regulating the Procedure and Conduct of Business in the Provincial Assembly on 25th October, 1973.

The Provincial Assembly made its own Rules on 18th June, 1975 under clause (1) of the aforesaid Article. The same were, however, substituted by new Rules on 29th February, 1988.

The present addition of the Rules incorporates the amendments made on 3rd March, 1990, 17th March and 17th June 1991, 1st July 1992, 20th February 1993, 15th July 1996, 2nd and 13th May 2011, 23rd February, 2012, 21st August, 2013,

اس کے تحت جو رولز بنے اس میں جو کوئسچن آور ہے، کوئسچن آور کے حوالے سے یہ Provisions ہیں، کوئسچن اور پیج نمبر 20 پر ہے، اور رول 31, 32, 33, 34, 35, 36, 37, 38, 39, 40, 41، یہ رولز جو ہیں، 42, 43, 44, 45, 46, 47, 48 یہ رولز جو ہیں یہ Regulate کرتے ہیں کوئسچن آور کو Regulate کرتے ہیں، یہ Constitution جو ہے یہ اس کے بعد یا تو ایکٹ بنتے ہیں یا رولز بنتے ہیں، یہ رولز اس کی Light میں بنے ہیں اور یہ جو اسمبلی کا بزنس ہے پھر وہ ان رولز کے تحت Regulate ہوتا ہے، ان رولز کے اندر کہیں بھی نہیں لکھا ہوا ہے کہ ایک منسٹر جو ہے پوری اسمبلی کے Behalf پہ مسلسل جوابات دے گا۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ وہ کسی پرائیویٹ ممبر کو ایڈرس ہوگا اور منسٹر کو ایڈریس ہوگا اور اس کی ٹیبل پہ ہوگا اور وہ اٹھ کہ اس کا جواب دے گا، یہ Exceptional circumstances میں تو آپ یہ کام کر سکتے ہیں کہ منسٹر کوئی چھٹی پہ جا رہا ہے اور وہ آپ کو ریکویسٹ کرے، لیکن ان رولز کے اندر کہیں بھی نہیں لکھا ہوا ہے،

اگر آپ ان رولز کے اندر چلاتے ہیں تو یہ رولز جو ہیں یہ بالکل اس حوالے سے اسی منسٹر کی Responsibility لگاتا ہے، اس لئے میں سلطان صاحب کی اس Interpretation سے بالکل متفق نہیں ہوں، اور میں آپ کو بتاؤں کہ سلطان صاحب کی جو Interpretation ہے یہ خود ان کے حوالے سے Backfire کرے گی، یہ خود ان کے حوالے سے کہ آیا صرف اسمبلی کے اندر Collective responsibility کی بات کرتے ہیں اور اسمبلی کے اندر کہتے ہیں کہ صرف سوالات کے جوابات میں Collective responsible ہوں تو پھر آپ ساری چیزوں کے اندر Collective responsible ہوں گے، پھر آپ ہر ایک منسٹر کے Misdeeds، اس کے غلط کاموں کے پھر آپ Accountable ہوں گے، کیونکہ آپ Collectively responsible ہیں، اس لئے میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ Constitution کو اپنے Convenience کے لئے مت کریں Constitution اگر کہیں آپ کو ضرورت ہے تو وہ Exceptional circumstances میں آپ جواب ضرور دیں، لیکن ہم نے دیکھا ہے، میں دو حکومتوں کا حصہ رہا ہوں اور ہمیشہ سے ہر منسٹر اپنے جوابات خود دیتا ہے، یا پھر جو ان کے ایڈوائزر ہیں پھر وہ دیتے ہیں، پھر ان کے پارلیمنٹری سیکریٹری بھی دیتے تھے اور اگر وہ نہیں ہوتے تھے وہ پھر منسٹر سے ریکویسٹ کرتے تھے۔ اس کی کمزوری کیا ہوتی ہے، ان کی کوئی Institutional memory نہیں ہوتی ہے، ان کو اس ڈیپارٹمنٹ کا کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے اور یہ پھر ادھر ادھر، He is beating over the bush، ادھر ادھر کرتے ہین اور ممبران کے سوالات کے جوابات نہیں دیتے ہیں تو جو Democratic accountability ہے، اس کی Spirit جو ہے وہ Kill ہو جاتی ہے۔ میں ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ کم از کم اس مسئلے کو Once and for all clear

کریں کہ آپ ہمیشہ کے لئے تمام ڈیپارٹمنٹ کے Behalf پہ آپ جوابات نہیں دے سکتے ہیں۔

Mr. Chairman: Honorable Minister Law.

وزیر قانون: ایک تو مجھے پتہ نہیں چلا انہوں نے تو، عنایت صاحب نے رولز بک میں جتنے رولز تھے وہ سارے بتا دیئے، ون سے شروع کئے او ر تقریباً چالیس تک وہ پہنچ گئے، تو کسی ایک رول کا انہوں نے حوالہ نہیں دیا، دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے ایک، انہوں نے ایک بات کی ہے، آپ سنیں پلیز، انہوں نے ایک بات کی ہے، آئین کا جو میں نے آرٹیکل 130 بتایا ہے تو ایک ہی Breath میں یعنی ایک ہی لہجے میں انہوں نے اپنی بات کی نفی بھی کر دی، ایک طرف وہ کہتے ہیں کہ کہیں پر وہ نہیں ہے کہ آپ جواب جو ہے سارے دے سکتے ہیں تو انہوں نے خود کہہ دیا کہ کہیں پر یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ نہیں آپ جواب نہیں بھی دے سکتے، دوسرا یہ انہوں نے کہہ دیا کہ آپ جو ہیں ان کے جو غلط کام یا جو ان کی Responsibility ہے وہ آپ کے اوپر آئے گی، تو میں نے کب یہ کہا ہے کہ میرے اوپر Responsibility نہیں ہے؟ میں تو اسی Principle کے اوپر کھڑا ہوں کہ آئین میں، آرٹیکل 130 کے اندر پوری کیبنٹ Collectively responsible ہے، اچھے کاموں کی بھی Responsible ہے، خدا نخواستہ برے کاموں کی بھی Responsible ہے، تو یہ تو کبھی میں نے نہیں کہا کہ ہم Collective responsibility کے نیچے صرف اچھے کاموں کے لئے ہی Responsible ہیں، اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ Provincial Assembly کے لئے Responsible ہیں، تو Provincial Assembly میں ہم یہاں کھانا کھانے تو نہیں آتے، یہ سوال ہی پوچھتے ہیں، کال اٹنشن آپ پوچھتے ہیں، Adjournment Motion آپ لاتے ہیں، تو اسی

کے لئے ہم ادھر پھر Responsible ہیں، یہ تو نہیں ہے کہ یہاں پر ہم اکٹھے ہو کر ولیمہ کا کھانا کھاتے ہیں، تو اس کے لئے ہم Responsible ہوتے ہیں، سر! تیسری بات یہ ہے، چونکہ رولز کی بات ہو رہی ہے اور عنایت صاحب اس بات کے اوپر زور بھی دے رہے ہیں کہ رولز جو ہیں ان کے اوپر اسمبلی چلنی چاہئیے تو یہ ایک اور رول میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا، آپ کے توسط سے جو ہماری اس رول بک میں، اور میں ساری بک کی مثال نہیں دوں گا میں صرف ایک رول کی مثال ابھی دوں گا، لیکن I hope کہ اگر عنایت صاحب اتنا رولز کے ذریعے چلنا چاہتے ہیں تو وہ پھر مجھے اس پر سپورٹ کریں گے اور وہ رول ہے، سر! جو کوئسچنز آور کا رول ہے، یعنی ایک گھنٹہ کوئسچنز آور کا گزر چکا ہے، تو سر! میں رول 38 آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں، رول 38 چونکہ کوئسچنز آور کمپلیٹ ہو چکا ہے، ٹائم ختم ہو چکا ہے تو میں جتنے بھی جوابات ہیں، I want to lay them on the Floor of the House under rule 38

<u>جناب مسند نشین</u>: ٹھیک ہے، Stand laid، عنایت اللہ صاحب! کوئسچنز آور ختم ہو گیا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: نہیں، نہ نہ، آپ مجھے سنیں، گے آپ مجھے سنیں گے، کوئسچنز آور بیشک ختم کریں، آپ بیشک کوئسچنز آور۔۔۔۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بیشک آپ بولیں، لیکن کوئسچنز آور ختم ہو گیا ہے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: جناب سپیکر! آپ کوئسچنز آور کے اندر مجھے پھر بتائیں، آپ کوئسچنز آور کے اندر، آپ کوئسچنز آور کے اندر کس رول کے تحت آدھے گھنٹے کے لئے لوگوں کو پوائنٹس آف آرڈر پہ ہمارا آدھا گھنٹہ جو ہے وہ لے لیتے ہیں؟ وہ گھنٹہ تو مجھے دے

دیں، پھر آدھا گھنٹہ وہ تو مجھے دے دیں، وہ آپ کس رول کے تحت ضائع کر دیتے ہیں وہ مجھے، لیکن میں نے جو سوال اٹھایا تھا بنیادی میں اس پہ آتا ہوں.....

جناب مسند نشین: ہم آپ کے احترام میں، آپ سارے معزز ہیں، ان کے احترام میں، آپ ہم سے کہتے ہیں کہ جی یہ ضروری بات ہے، یہ ہمیں ایک موقع، آئندہ کے لئے ہم نہیں لیں گی، پھر آئندہ Straight business rules کے تحت بات ہوگی۔

جنا ب عنایت اللہ: رول کی اسمبلی نہیں چلے گی، اسمبلی رولز پہ چلے گی تو Strictly آپ نے جو پوائنٹ آف آرڈر ان کو دیئے ہیں اس کا وقت ہمارے وقت سے منہا کریں، اس کو Exclude کریں، تب ہی وہ ایک گھنٹہ پورا کریں گے، اس کا مجھے جواب دیں، سپیکر صاحب! میں نے جو حوالے دیئے ہیں اس میں میں نے کہا ہے کہ آپ ان پورے رولز کے اندر دیکھیں، ان رولز کے اندر دو رولز ایسے ہیں جو Specifically Minister in charge کی بات کرتے ہیں کہ اس سے سوال ہوگا اور وہ جواب دے گا، ان پورے رولز کے اندر میں نے ان کو بتا دیا ہے کہ مجھے وہ رول بتائیں کہ جو مجھے کہیں کہ یہ جواب کوئی اور منسٹر دے گا، وہ رول مجھے بتائیں، ان چار، پانچ، آٹھ، دس، رولز کے اندر مجھے وہ Rule quote کریں کہ اس منسٹر کے Behalf یہ کوئی اور منسٹر جواب دے گا، ایک مجھے یہ بتا دیں؟ دوسری جو Collective responsibility کی بات ہے اور کہتے ہیں کہ بالکل ہم Collectively responsible ہیں لیکن Collectively responsible, we are collectively responsible for the decisions of the cabinet، کیبنٹ کے اندر جو Decisions آتے ہیں، میں کسی منسٹر کے دستخط کا ذمہ دار نہیں ہوں کہ وہ غلط دستخط کرے گا

اور پیسے لے کے اور میں اس کا Responsible ہوں گا، میں Accountable ہوں کیبنٹ کے اندر جو Decisions ہوتے ہیں، جو فائلز آتی ہیں اور اس کیبنٹ میٹنگ کے اندر Absent نہ ہوں اور میں بیٹھا ہوں تو میں Accountable ہوں، اس کے لئے This is collective responsibility، اس لئے مجھے سلطان صاحب ان آٹھ، دس رولز کے اندر بتائیں، دو رولز ایسے ہیں، وہ جو یہ بات کرتے ہیں کہ Minister in charge سے یا پرائیویٹ ممبر سے یا ممبر سے سوال ہوگا، وہ رولز مجھے بتا دیں کہ یہ کہتا ہے کہ اس کے Behalf پہ کوئی اور منسٹر جو ہے جواب دے گا؟ اور میرا جو آدھا گھنٹہ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پہ دیا ہوا ہے، ایک گھنٹہ اس کو Exclude کر کے پھر مجھے ایک گھنٹہ پورا کریں، پھر ایک گھنٹہ پورا کریں، اس طرح نہیں چلے گا۔

<u>جناب مسند نشین</u>: پہلے تھوڑا سا بزنس لے لیتے ہیں، پھر اس پہ بات کر لیتے ہیں جی۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: بابک صاحب! اسی طرح پھر آپ Leverage بھی لیتے ہیں، پھر مجھے آپ کہتے ہیں کہ جی آپ قانون کے مطابق۔۔۔۔

<u>جناب سردار حسین</u>: جناب سپیکر! اس پورے ایک سال میں حکومت اپنے وزراء کو، یعنی جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا کہ Interpretation پھر اپنے حوالے سے کرتے ہیں، یہ بڑی زیادتی ہے، ہم داد تو ضرور دیتے ہیں ایک Individual کو کہ Day first سے، Day one سے، یعنی آج ٹرانسپورٹ کا بزنس تھا، ایڈمنسٹریشن کا بزنس تھا، آج میرے خیال میں چار، پانچ اور روزانہ اسی طرح ہوتا ہے، اب آپ کے

ہیلتھ منسٹر اگر نہیں آتے ہیں، پورا بزنس آج ہیلتھ کے حوالے سے، آپ روزانہ defend کرو گے، ہمارے ساتھ بھی لڑو گے، اپنے وزراء کو بھیdefend کرو گے، مسئلہ آپ لوگوں کا کیا ہے؟ جناب سپیکر! اس کرسی سے ہمیں توقع ہے یہاں پہ میں یہ دوبارہ نہیں کہوں گا، جب یہ نعرے پھر لگتے ہیں یہ جو دہشتگردی ہے، یہ جو نیب گردی ہے، پھر یہ نعرے شروع نہ ہو جائیں کہ یہ جو سپیکر گردی ہے، جناب سپیکر! ہمیں اس چیز کا خوف ہے، اس طرح نہیں ہونا چاہئیے، یعنی آپ صحیح ہیں وہ اٹھ گئے کہ ایک گھنٹہ پورا ہوگیا، پورا ہوگیا، یہ ہم بھی مانتے ہیں لیکن وزیر قانون صاحب پھر یہ بھی مانیں کہ یہ جو رول کی کتاب ہم ہاتھ میں اٹھائے پھرتے ہیں، یہ تینتیس سالہ پرانے رولز ہیں، ان میں تبدیلی نہیں لانی چاہئیے، ان میں امنڈمنٹس نہیں ہونی چاہئیے؟ ہونی چاہئیے تو پھر کیوں آپ نہیں کر رہے ہیں؟ تو جب ہم بات کرتے ہیں تو ان لوگوں کو پھر اچھی نہیں لگتی ہے، تینتیس سالہ پرانے رولز پہ یہ اسمبلی چلتی ہے، جناب سپیکر! یہ تو اپوزیشن کو دبانے والی بات ہے رولز کو جواز بناتے ہوئے، جناب سپیکر! ہم تو یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ آپ رولنگ دے دیں جو کمیٹی بنی ہے، آپ ٹاسک دے دیں، لیکن میں پوائنٹ آف آرڈر پہ تعلیم کے حوالے سے انتہائی اہم مسئلہ اٹھانا چاہتا ہوں، ایک منٹ، جناب سپیکر! ایک منٹ، جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ جو ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے جو اے ایس ڈی اوز ہیں، ایس ڈی اوز ہیں، ڈی ڈی اوز ہیں، گریڈ 16 سے لے کر گریڈ 18 تک، جناب سپیکر! آپ کی

توجہ بھی چاہئیے، جناب سپیکر اس میں پروموشن کا جو کوٹہ ہے وہ 80 پرسنٹ ڈیپارٹمنٹ کا ہوتا ہے، ڈیپارٹمنٹ سے لوگ پروموٹ ہوتے ہیں اور جو یہ 20 پرسنٹ کا شیئر ہے یہ New comers کے لئے ہوتا ہے، یہ کمیشن کی طرف سے، لیکن آپ کی انصاف کی حکومت نے، انصاف کی حکومت نے ابھی Recently پروموشن کی ہے اور جو New comers کا راستہ تھا وہ بند ہوگیا، وہ کوٹہ جو رولز میں لکھا ہوا ہے، جناب سپیکر! وہ اے ایس ڈی اوز جو ڈیپارٹمنٹ کے اندر گریڈ 16 کی پوسٹ پہ ہوتے ہیں انہوں نے گریڈ 17 میں جانا ہوتا ہے، اور 20 پرسنٹ جو ہے وہ کمیشن کو جانا ہوتا ہے، وہ کوٹہ حکومت دے دیتی ہے تاکہ 20 پرسنٹ جو شیئر بنتا ہے، جو تعداد ہے وہ New comers آتے ہیں، جناب سپیکر! وہ کوٹہ بھی ڈیپارٹمنٹ نے ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں کو دے دیا اور وہ 20 پرسنٹ جو New comers کا راستہ بند کر دیا ہے، جناب سپیکر! اب جن لوگوں نے گریڈ 17 سے گریڈ 18 میں جانا تھا وہ بھی صرف 80 پرسنٹ لوگوں نے جانا تھا، وہ بھی ان لوگوں نے یعنی ڈیپارٹمنٹ نے 100 پرسنٹ کوٹہ لے کر، یعنی گریڈ 17 اور گریڈ 18 میں، مطلب وہ 20 پرسنٹ New comers، جن لوگوں نے آنا تھا وہ بھی Block ہوئے اور اسی طرح گریڈ 18 اور گریڈ 19، جناب سپیکر! اس چیز پر آج منسٹر کو ہونا چاہئیے تھا، اب میں آپ کو Blame تو نہیں کر سکتا، جس طرح عنایت اللہ نے کہا، عنایت اللہ خان نے کہا کہ جو Institutional یا جو Departmental memory ہے وہ میں آپ سے گلہ تو نہیں کر سکتا، لیکن اتنی بڑی ناانصافی، اتنی بڑی ناانصافی اور روزانہ کی بنیاد پہ جب ہم پوائنٹ آف

آرڈر آپ سے ریکویسٹ کر کے لینے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمارا مدعا تو یہ نہیں ہوتا کہ ہم پوائنٹ سکورنگ کریں، بلاوجہ حکومت کو Criticize کریں، ہمارے پاس تو ثبوت ہوتے ہیں، یہ قومی ایشوز ہوتے ہیں، عوامی مسائل ہوتے ہیں، یعنی یہ کتنا بڑا سانحہ ہے کہ جب آپ ایک طرف یہ وعدہ کر کے آئے ہیں کہ ایک کروڑ نوکریاں دیں گے، ادھر تو آپ 60 پرسنٹ سے 63 پرسنٹ پہ لے گئے، ادھر بھی آپ لوگوں نے New comers کو بلاک کر دیا، جواز بنا رہے ہیں کہ ہم پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں Creation کریں گے، ڈیپارٹمنٹ میں بھی آپ لوگ اس طرح کر رہے ہیں، جناب سپیکر! تو یہ بہت بڑی زیادتی ہے، حکومت کو، یہ لاء منسٹر صاحب کو Direct کرنا چاہئیے، بلکہ میں تو یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر میں خدانخواستہ غلط بیانی سے کام لیتا ہوں تو آپ اس پہ سپیشل کمیٹی بنائیں یا اگر ہو سکے تو ایجوکیشن کی جو کمیٹی ہے، سٹینڈنگ کمیٹی ہے، یہ جو میرا پوائنٹ ہے اسے اس کو Refer کر دیں تاکہ ریکارڈ سامنے آجائے، جن نئے لوگوں نے آنا تھا ان کا راستہ آپ لوگوں نے بند کر دیا، یہ Nepotism نہیں ہے؟ یہ ہم سمجھتے ہیں کہ کن کن لوگوں کے لئے یہ کام کیا گیا ہے؟ ظاہر ہے وہ لسٹ میں ہوں گے، وہ پروموشن میں نہیں آتے تھے، ان کے لئے کوٹہ 80 پرسنٹ سے 100 پرسنٹ بنا کر رولز کی خلاف ورزی کر لی، یعنی حق تلفی کر دی نئے لوگوں کی، اس کا آپ ہمیں کیا جواب دو گے؟ جناب سپیکر! میں امید رکھتا ہوں کہ آپ Direct کرو گے ڈیپارٹمنٹ کو یہ جو میرا پوائنٹ ہے، سٹینڈنگ کمیٹی کو آپ Refer کر دیں، آپ بھی اس میں آجائیں تاکہ آپ یہ جو

ہمارے Spokesperson ہیں یہ بھی ابھی آجائیں، وہ بھی ڈیپارٹمنٹ میں آگئے، ایک کمیٹی سے تو وہ بھاگ گئے، بلین ٹری سونامی سے تو وہ بھاگ گئے، تو میں Invite کرتا ہوں کہ وہ اس پوائنٹ پہ اس کمیٹی میں آجائیں تاکہ ان کو حقیقت کا پتہ چلے۔

جناب مسند نشین: آنریبل لاء منسٹر۔

وزیر قانون: سر! جو بابک صاحب نے ایشو اٹھایا ہے ایجوکیشن کے حوالے سے تو جس طرح درانی صاحب نے اس سے پہلے ایک ایشو اس کے بارے میں اٹھایا تھا یہ ڈینگی کے حوالے سے تو میں نے اس وقت بھی ریکویسٹ کی تھی، چونکہ ابھی یہ فلور پہ آیا ہے، ابھی ہمیں آپ نے بتایا ہے تو ایجوکیشن والے بیٹھے ہیں، اگر بابک صاحب مجھے یہ ڈیٹیل دے دیں تو ان کو صرف اتنا موقع مل جائے گا وہ کوئی ان کو Written میں جواب دے دیں گے، اگر پھر بھی وہ مطمئن نہ ہوں تو اس کے اوپر بھی میں یہی Commitment جس طرح میں نے ڈینگی کے ایشو کے اوپر کی ہے، پھر اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیں گے، اس کو Properly investigate کر لیں گے۔ سر! دوسرا عنایت صاحب نے بھی بات کی ہے، اس کے بعد بابک صاحب نے رولز کے حوالے سے بات کی ہے، یہ اچھی Suggestion ہے، یہ زبردست Suggestion ہے اور اس کے اوپر واقعی ہمیں ہر وقت Up date رہنا چاہئیے، چونکہ ادھر ہم آپس میں جب رولز ایک دوسرے کو Quote کرتے ہیں تو، اگر عنایت صاحب بھی کسی ایشو پر اٹھتے ہیں تو مجھے پتہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ اچھے طریقے سے ہاؤس چل سکے، جو ایشوز ہیں وہ اچھے طریقے سے سامنے آسکیں، تو مجھے پتہ ہے وہ میرے خیال میں جو پچھلی کیبنٹ تھی اس میں بھی،

He is one of the Intelligent Minister اور ان کی تعریف میں نے، میں تو اس کیبنٹ میں نہیں تھا لیکن میں نے جگہ جگہ پہ سنا ہے کہ انہو ں نے بہت اچھا کام کیا، جب درانی صاحب کی حکومت تھی تو اس وقت بھی یہ کیبنٹ میں تھے تو انہوں نے اچھے کام کئے ہیں اور وہ ہمیشہ مجھ سے یہ Privately میں بات کرتے ہیں، جب اسمبلی کے فلور پر بھی نہیں ہوتے تو مجھے یہی کہتے ہیں کہ میرا کوئی ذاتی ایجنڈا نہیں ہے تو میں Appreciate بھی کرتا ہوں لیکن میرے خیال میں اس پر بابک صاحب نے جو تجویز دی ہے وہ سب سے بہترین ہے۔ یہاں پرAlready ایک کمیٹی ہے، موجود ہے رولز کے لئے اور ایک بہت سا ہوم ورک پچھلے پانچ سالوں میں کچھ ممبرز نےیہاں پر کیا ہوا بھی ہے، کچھ ممبرز، ان میں نگہت بی بی بھی شامل ہیں اور کچھ ممبرز آج اس ہاؤس میں موجود بھی نہیں ہیں لیکن ان کا کام تو ہمارے پاس رہ گیا ہے، تو اس کو بھی اس کمیٹی میں آپ بھیج دیں اور ہمیں بھی اس میں Invite کریں تاکہ ہم بیٹھ کر اس کے اوپر Brain storming کریں تاکہ یہ دیکھیں، سر! یہ جو رولز بنے ہیں اس کا Background وہی ہمارے British Parliament سے ہم چلتے آرہے ہیں تو ہم نے تو اس زمانے میں اس کو کاپی کر لیا تھا، اب زمانہ جو ہے بہت بدل چکا ہے اس میں اور ترمیم کی ضرورت ہے، ہو سکتا ہے کہ کوئسچنز آور کی جگہ جو ہے ہم یہ Decide کریں کہ دو گھنٹے دے دیں کوئی Limit ہی نہ رکھیں، اگر ہم سب اس پہ Agree کر جائیں، بعد میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جس طرح Britain میں Prime Minister hour ہوتا ہے تو ہم یہ بھی کر سکتے ہیں کہ Chief Minister hour بھی رکھ سکتے ہیں تو کم از کم

ہفتے میں ایک دن Chief Minister hour ہوگا وہ بھی آئیں گے، وہ بھی گھنٹے میں اپنے جوابات بھی دیں گے، اس سے ہاؤس کے وقار میں میرے خیال میں اضافہ ہوگا، تو یہ تو تجاویز بحرحال جب کمیٹی میں جائیں گے، لیکن I agree، سر! آپ اس کے اوپر اگر آپ اس کو بھیج دیں اس ایشو کو کمیٹی میں اور پھر ٹائم فریم بھی نوٹیفکیشن کے ذریعے دے دیں تاکہ ہم اس پر کام کر کے واپس آئیں اور ان رولز کو ہم بہتر بنائیں، تاریخ ہمیں یاد رکھے گی، میرے خیال میں ہم سب کو۔

<u>جناب مسند نشین</u>: کمیٹی کو ضرور بھجوائیں، بھئی ممبرز امنڈمنٹس کے لئے نوٹس تو دے دیں نا جی، ممبرز امنڈمنٹس کے لئے نوٹس تو دے دیں، آپ Jointly دے دیں، ہم اس کو بھجوا دیں گے۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں اس پہ جناب سپیکر، پلیز۔

<u>جناب مسند نشین</u>: Leave applications, Item No. 3، جی نہیں اس کو مجھے لینے دیں آپ، سوال آپ کو، دیکھیں، کوئسچنز آور ختم ہو گیا۔ سوا گھنٹہ ہو گیا۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں اس پر ایک ضروری وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور حکومت اور وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

<u>جناب مسند نشین</u>: نہیں، یہ پھر بھی سوا گھنٹہ ہو گیا، دیکھیں، عنایت اللہ صاحب، جب آپ خود جو ہے بڑی اچھی۔۔۔۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: میں صرف ایک منٹ میں اپنی بات ختم کرتا ہوں، بہت Important بات ہے اور اسے وزیر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب مسند نشین: ٹھیک ہے، عنایت اللہ صاحب، ایجنڈا، ٹائم نہیں ہے، ایک بجے وہ ہو جائے گا، ایک بجے نماز کا ٹائم ہے، عنایت اللہ صاحب اس کو Monday کو لے لیں گے، مجھے ٹائم دیں، ایجنڈے پہ ذرا جانے دیں، پھر آپ بات کریں گے، پھر آپ جواب بھی لیں گے، پھر اس کے بعد بات کریں گے، بس آپ صرف کوئسچنPut کریں۔

جناب عنایت اللہ: میں یہ ایک ریکویسٹ کرتا ہوں، میں ان سے یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جو آپ نے جواب دیا ہے، جو آپ کا صحت کارڈ ہے، صحت کارڈ اور سوشل ہیلتھ انشورنس کے اندر فرق ہے اور Social health insurance is for universal health coverage، اس لئے میں ان سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ سوال جو ہے یہ Innocent سا سوال ہے، وہ جو کام ہوا تھا اس پہ حکومت نے خرچ کیا تھا۔ آپ اس کو ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو Refer کریں وہاں ہم اس کو Thrash out کریں گے، ان دونوں کو دیکھیں گے، ہم صحت انصاف کارڈ کو بھی دیکھیں گے، سوشل ہیلتھ انشورنس کو بھی دیکھیں گے اور ان کے درمیان کوآرڈینیشن بھی Develop کریں گے اور اس پہ Serious working کریں گے۔ یہ اس حکومت کے فائدے میں ہوگی، میں ان سے یہی ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس کو ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں اور سلطان صاحب سے میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اس میں حکومت کی کوئی Embarrassment نہیں ہوگی کہ اگر آپ، یہ حکومت کو پالیسی In put ملے گا، ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی سے، تو اس لئے اسے ہیلتھ کی سٹینڈنگ کمیٹی کو Refer کریں۔

جناب مسند نشین: لاء منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: سر! میری ریکویسٹ یہ ہوگی کہ ایجنڈا کو آگے بڑھایا جائے، ان کا پوائنٹ آگیا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب مسند نشین: ان کا پوائنٹ آگیا ہے۔

وزیر قانون: پوائنٹ آگیاہے تو ایجنڈا آگے بڑھائیں، جناب خوشدل خان سوال نمبر 1906، موجود نہیں، لیپس، Again جناب خوشدل خان، سوال نمبر 1828، موجود نہیں، لیپس، محترمہ ثمر ہارون بلور صاحب، سوال نمبر 1843، موجود نہیں، لیپس۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1906 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر سیاحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام سیاحتی میلوں کا انعقاد ہوتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران سیاحتی میلوں پر کتنا خرچ کیا گیا ہے، تمام میلوں کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمدؐ عاطف (سینیئر وزیر برائے سیاحت، کھیل، ثقافت، امور نوجوانان، آثار قدیمہ و عجائب گھر): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ سیاحت کے زیر انتظام سیاحتی میلوں کا انعقاد ہوتا ہے۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران منعقد شدہ سیاحتی میلوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

1828 _ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013 سے 2018 تک ضلع بنوں میں (Deceased son quota) کے تحت محکمہ میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصہ کے دوران بھرتی شدہ افراد، ان کے والدین کے ڈیتھ سرٹیفکیٹ، نام اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب محمدؐ عاطف (سینیئر وزیر برائے سیاحت، کھیل، ثقافت، امور نوجوانان، آثار قدیمہ و عجائب گھر)</u>: (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع بنوں کے مختلف ہسپتالوں میں سال 2013 سے 2018 تک (Deceased son quota) کے تحت بھرتی شدہ افراد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	عہدہ
(1)	محمدؐ زمان ولد شیر عالم خان	مسلم سویپر
(2)	سمیع اللہ ولد محمدؐ شیرین	مسلم سویپر
(3)	عاطف اللہ ولد فلک زمان	وارڈ اردلی
(4)	مسماۃ سعیدہ زوجہ سکندر	وارڈ اٹینڈنٹ
(5)	ضیاءالاسلام ولد عمرسبحان	وارڈ اٹینڈنٹ

بنوں میڈیکل کالج بنوں

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	عہدہ
(1)	خیر اللہ شاہ ولدشیر دراز خان	چوکیدار

وویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال بنوں

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	عہدہ
(1)	فضیلت زوجہ احسان اللہ	دائی

(2) کرشمہ نادر زوجہ گل نادر
دائی
(3) صبغت اللہ شاہ ولد وقار علی شاہ
سٹور کیپر
ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بنوں
نمبر شمار نام بمعہ ولدیت
عہدہ
(1) ارشاد بی بی زوجہ وسیم
مسلم سویپر
(2) نازمینہ زوجہ فضل سبحان
مسلم سویپر
ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسربنوں
ڈی ایچ او بنوں میں 2013 سے لے کر 2018 تک Deceased son quota کے تحت کوئی تعیناتی نہیں کی گئی ہے، تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

1843 _ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے بڑے ہسپتال ایل آر ایچ پشاور میں کئی بلاک مختلف امراض کے لئے بنائے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ بلاکوں کو شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نیز نئے بلاکوں کے لئے سٹاف اور بھرتی کا طریقہ کار کیا ہوگا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ ایل آر ایچ میں نیا بلاک بن گیا ہے جس کا عنقریب افتتاح ہونے والا ہے۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ بلاک کو باقی ماندہ کام ختم ہونے پر مریضوں کے لئے کھول دیا جائے گا، جبکہ ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے سٹاف کو مروجہ پالیسی کے تحت بھرتی کیا جائے گا۔

1842_ محترمہ ثمر ہارون بلور: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیایہ درست ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں ملیریا کے مرض میں استعمال ہونے والے انجکشن 'Artosimate' سینے کی بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال ہونے والی مشین 'Spirometry' اور ہیضہ کی بیماری کے لئے استعمال ہونے والی ادویات موجود نہیں ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مذکورہ مشینری، انجکشن اور ادویات کب تک حیات آباد میڈیکل کمپلیکس کو فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
جناب ہشام انعام اللہ خان (وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس میں ملیریا کے مرض میں استعمال ہونے والے انجکشن 'Artosimate' موجود نہیں ہیں کیونکہ مذکورہ انجکشن MCC لسٹ میں شامل نہیں تھے البتہ حیات آباد میڈیکل کمپلیکس نے اپنے طور اس کو خریدنے کے لئے اشتہار دیاتھا لیکن کسی فرم نے اپلائی نہیں کیا، تاہم ہسپتال میں اس کا متبادل انجکشن 'Artemether' ملیریا کے علاج کے لئے موجود ہے۔
(i) سینے کی بیماری کی تشخیص اور اس کا سٹیٹس معلوم کرنے والی مشین 'Spirometer' مذکورہ ہسپتال میں موجود ہے اور فعال ہے۔
(ii) ہیضہ کی بیماری میں استعمال ہونے والی تمام متعلقہ ادویات اور سہولیات موجود ہیں۔
(ب) جیسا کہ (جز) (الف) میں تفصیلاً جواب دے دیا گیا ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب مسند نشین: Item No. 3, Leave application، محترمہ آسیہ اسد صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ ثمر ہارون صاحبہ، ایم پی اے ، آج کے لئے ، سردار محمدؐ یوسف صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ سمیعہ بی بی صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، سید احمد حسین شاہ صاحب، ایم پی اے ، آج کے لئے، جناب لائق محمدؐ خاں صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فیصل امین خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جنا ب ریاض خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان یوسفزئی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، میاں شرافت علی صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمدؐ عارف خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب آصف خان صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، جناب فہیم احمد صاحب ، ایم پی اے آج کے لئے، جناب محمود احمد بٹنی صاحب، ایم پی اے آج کے لئے، سید فخرجہان خان صاحب، ایم پی اےآج کے لئے، Is it the desire of the House the leave may be granted by the House?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The 'Ayes' have it, leave are granted, Item No. 8, Introduction of Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2019, in the House, Minister for law please.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا منشیات پر کنٹرول مجریہ 2019 کا پیش کیا جانا

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker. Mr. Speaker, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Control of Narcotics Substances Bill, 2019, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا محکمہ ٹرانسپورٹ کے ملازمین کی مستقلئ ملازمت مجریہ 2019 کا پیش کیا جانا

Mr. Chairman: Item No. 9: Minister for Law, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019, in the House.

Mr. Sultan Muhammad Khan (Minister for Law): Thank you, Mr. Speaker I beg to introduce the 'Khyber Pakhtunkhwa, Employees of Transport and Mass Transit Department (Regularization of Services) Bill, 2019' in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

مسودہ قانون مجریہ 2019 کا پیش کیا جانا

(Excise duty on Mineral Labour Welfare)

Mr. Chairman: Minister for Mines and Mineral, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Excise duty on Mineral Labour Welfare Bill, 2019, in the House.

وزیر قانون: سر، میں ان کے Behalf پر۔

Mr. Chairman: Law Minister, to please introduce.

Minister for Law: Thank you, Mr. Speaker I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Excise duty on Mineral Labour Welfare Bill, 2019, in the House.

Mr. Chairman: The Bill stands introduced.

توجہ دلاو نوٹس ہا

Mr. Chairman: Item No. 7, Call Attention Notices: Mr. Waqar Ahmad Khan, MPA, to move his call attention notice No. 377, in the House.

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ میری ایک ریکویسٹ ہے جی۔

(شور)

جناب مسند نشین: وقار خان، جلدی سے Introduce کریں، نہیں تو Adjourn کرتے ہیں، بس ٹائم ہو گیا ہے۔

جناب وقار احمد خان: لیکن یہ میری ایک ریکویسٹ ہے جناب سپیکر صاحب، میرے جو کوئسچنز رہ گئے ہیں Kindly آپ ان کو Next day میں ضرور لے آئیں۔

جناب مسند نشین: (سیکرٹری اسمبلی سے) ان کو آگے لے جائیں جی، سیکرٹری صاحب! اس کو آگے لے جا سکتے ہیں ہم؟

جناب وقار احمد خان: میرے جو کوئسچنز ہیں، کیونکہ ہم یہاں کوئسچن لے کر آتے ہیں، اپنے حلقے کے مسائل حل کرنے کے لئے لاتے ہیں سر۔

جناب مسند نشین: ہم ان کو آگے لے جاتے ہیں۔

جناب وقار احمد خان: بس Monday کو ان کو رکھ دیں۔

جناب مسند نشین: Monday کو لے لیں گے۔

جناب وقار احمد خان: آپ کا شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ اعلیٰ تعلیم کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سال 2009-10 میں یونیورسٹی آف سوات قائم کی گئی ہے، سوات یونیورسٹی کے لئے جو زمین خریدی گئی تھی تاحال اس پر یونیورسٹی کی تعمیر ابھی تک مکمل نہیں ہوئی ہے اور مختلف مقامات پر کرائے کی بلڈنگز میں کروڑوں روپے یہ ضائع کئے جا رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب! میں بالکل مختصر آپ سے یہ ریکویسٹ کروں گا، وزیرقانون صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، یہ معاملہ جو ہے یہ 2009-10 سے شروع ہے، ابھی 2019 تک ابھی ہم پہنچے ہیں اور اس میں بہت سی کرپشن کی بھی آوازیں آرہی ہیں، وہاں

پہ اخبارات میں بھی آیا ہوا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ بلڈنگز جو ہیں، سر! کرائے پہ جو پیسے خرچ ہو رہے ہیں میرے خیال میں سولہ سترہ کروڑ کرایہ پہ خرچ ہوئے ہیں، بچوں کے لئے اگر وہاں پہ جو بلڈنگز ہیں اگر وہ خریدی گئی ہوتیں تو میرے خیال میں کرایہ بھی بچ جاتا تو میری یہ آپ سے ریکویسٹ ہے جی، وزیر قانون صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس کو یا سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، اس کو اس کوئسچن کو یا وہاں متعلقہ محکمے کو اور وائس چانسلر کو یہاں پہ بلایا جائے اور ٹوٹل جو ریکارڈ ہے وہ بھی لایا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے، وہاں پہ بچوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، بلڈنگ میں ان کے ساتھ مطلب ہے بہت سے مسائل ہیں سر، ان کے ساتھ۔

<u>Mr. Chairman</u>: Thank you. Waqar Khan, Honourable Minister for law, short and comprehensive answers please.

<u>وزیر قانون</u>: سر! بہت شکریہ۔ بالکل یہ شارٹ ہوگا چونکہ نماز کا ٹائم ہے تو اس میں سر، وہ سوات یونیورسٹی کی تو ٹھیک بات کر رہے ہیں کہ وہ بن جائے، تعمیر ہو جائے تاکہ وہ Dedicated بلڈنگ ہو اس کے Dedicated campus ہوں ہو تو اس سے سوات کو فائدہ ہوگا۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی انہوں نے کہا ہے تو میرے پاس ادھر وہ دودھ اور پانی دونوں موجود ہیں، اگر وہ کہتے ہیں تو یہ پوری فائل ہے یہ اس کی جتنی بھی Handing taking over ہے، اس کے علاوہ جو اس کے اوپر ابھی تک پراگریس ہوئی ہے، آخر میں انہوں نے یہ ساری ایک Presentation بھی آنریبل ممبر صاحب کے لئے بھیجی ہے تو میں یہ دودھ اور پانی دونوں ان کے حوالے کر

دیتا ہوں یہ اس کو دیکھ لیں، اگر پسند آجائے، ورنہ پھر اس کو بعد میں ہم ضرور ان کے کہنے پر سٹینڈنگ کمیٹی میں یا جو بھی وہ چاہتے ہیں، لیکن کم از کم ایک دفعہ ان کا جواب آپ دیکھ کر اور پڑھ لیں ضرور۔

<u>جناب وقار احمد خان</u>: جناب سپیکر صاحب! یہ بات صحیح ہے، میں پڑھ لوں گا لیکن میری ایک ریکویسٹ ہے کہ یہاں پر وائس چانسلر کو بلایا جائے، یہاں رجسٹرار صاحب کو بھی بلایا جائے، یہاں پر بچوں کو تکلیف ہے، وہ کرائے کی بلڈنگ میں رہتے ہیں، جتنا کرایہ ابھی تک خرچ ہوا ہے، اس کرائے پر وہاں پہ بنگلے خریدے جا سکتے تھے۔ اس حکومت کی اور۔۔۔۔۔

<u>وزیر قانون</u>: اس سے ان کو اور بھی تقویت مل جائے گی، ان کو انفارمیشن مل جائے گی تو اس کے بعد پھر وی سی کو آپ کے دفتر میں بلا لیں گے اور یہ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں گے۔

<u>جناب مسند نشین</u>: ادھر وی سی صاحب کو یہ ڈائریکٹ کر دیں گے۔ وہ آجائیں گے، آپ بھی ہوں گے، جو Further discussion ہے وہ وہاں ہو جائے گی۔ ٹھیک ہے، یہ کافی ہے۔

Ms. Humaira Khatton, MPA, to move her call attention notice No. 414, in the House .

<u>محترمہ حمیرا خاتون</u>: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ضلع خیبر، باڑہ سپین قمر چوک میں بچیوں کے سکول کی عمارت نہیں ہے، جس کی وجہ سے بچیاں خیمے میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں، انہیں پانی اور بیت الخلاء کے حوالے

سے بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ لہذا اس علاقے میں فوری طور پر بچیوں کے لئے سکول کی مناسب عمارت کا انتظام کیا جائے تاکہ ان کے مشکلات دور ہو سکیں۔ شکریہ جنا ب سپیکر۔

<u>Mr. Chairman:</u> Honourable Minister.

<u>جناب ضیاء اللہ خان (مشیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم)</u>: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب! جس طرح میڈم نے کال اٹنشن نوٹس پیش کیا ہے، بالکل جی، ڈیپارٹمنٹ بھی اس پہ کام کرنے کے لئے تیار ہے، لیکن چونکہ فاٹا میں الیکشن تھے تو اس کی وجہ سے Delay ہو گیا۔ پوزیشن یہ ہے جناب کہ اس میں ایک پرائمری سکول بھی ہے اور مڈل سکول بھی ہے۔ اس کی Total strength جو ہے وہ 820 ہے، اور میں یہاں سے ڈائریکشن دیتا ہوں ڈیپارٹمنٹ کو کہ پرائمری سکول کو اسی جگہ پہ اور مڈل سکول کو کسی دوسری جگہ Adjust کیا جائے Temporary، اور مہینے بعد اس کی رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جائے تاکہ نئے پروگرام میں اس کو شامل کیا جائے تاکہ میڈم مطمئن ہوں۔

<u>Mr. Chairman</u>: Thank you, the sitting is adjourned till 10:00 am Monday 22nd July, 2019.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 22 جولائی 2019 ء صبح دس بجے تک ملتوی ہو گیا)